ادبیاتِ عجم

حصّہ دوم

عابد حسن فریدی

(ترمیم شدہ)

ادبیاتِ عجم

حصہ دوم

نصاب فارسی جدید برائے امتحان انٹرمیڈیٹ

مرتبہ

جناب مولوی عابد حسن صاحب فریدی۔ ایم اے ایل ٹی

پروفیسر فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ

ناشر

رام پرشاد اینڈ سنز آگرہ

باہتمام خواجہ فراست حسین، منیجر

آگرہ اخبار برقی پریس آگرہ میں چھپی

دیباچہ

ادبیاتِ عجم کا پہلا حصہ ہائی اسکول کے نصابِ فارسی جدید میں دوسرا حصہ انٹرمیڈیٹ کے نصاب میں اور تیسرا حصہ آگرہ یونیورسٹی کے بی اے کے نصاب میں سالہا سال شامل رہا ہے۔

الحمد للہ کہ تینوں حصے اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم کے لئے پسند کئے گئے اور اب تینوں کے نئے اڈیشن شائع کئے جاتے ہیں۔

حصہ اوّل کی طرح حصہ دوم میں بھی بعض کم دلچسپ مضمون بدل کر بہتر اقتباسات شامل کر دئے گئے ہیں۔

ادبیاتِ عجم میں مختلف تحریروں کے نمونے موجود ہیں۔

پہلا مضمون ایک مشہور ڈرامہ ہے۔

دوسرا ایک دلچسپ جدید فسانہ ہے۔

تیسرا ایک مشہور مقتدر ہستی کی سیرت ہے۔

چوتھا مختلف لطائف [illegible] و نظموں پر مشتمل ہے۔

اسی طرح حصۂ نظم میں [illegible] و مستند شعرا کی [illegible] اخلاقی اور ملکی نظمیں و مدح [illegible]

ادبیات عجم کے منتخبات سے قارئین و طالبین کو روشناس کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سطور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

حکایت یوسف شاہ سراج | اصل میں ترکی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس کا مصنف میرزا فتح علی اخوندزادہ ہے جو تاتاری نسل سے تھا۔ اور انیسویں صدی کے آغاز میں روسی فوج متعینہ تفلس میں فوجی افسر تھا۔ میرزا فتح علی صاحب سیف بھی تھا اور صاحب قلم بھی۔ اس کی تصنیف سے ایک فسانہ اور چھ ڈرامے ہیں۔ ان سب کو میرزا جعفر قراچہ داغی نے فارسی جدید میں ترجمہ کیا ہے لیکن اس خوبصورتی اور قابلیت کے ساتھ کہ ترجمہ نہیں بلکہ اصلی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ ڈراموں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) سرگزشت وزیر خان لنکراں۔

(۲) حکایت خرس دزد افگن

(۳) سرگذشت مرد خسیس۔

(۴) حکایت وکلائے مرافعہ

(۵) حکایت موسی ژردراں حکیم نباتات و مست علی شاہ مشہور بجادوگر

(۶) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیمیا گر۔

ساتواں یہ فسانہ حکایت یوسف شاہ سراج ہے۔ اگرچہ اس میں فسانہ اور ڈراما کے انداز بیان ملے ہوئے ہیں لیکن چونکہ ایکٹ اور سین کی

ترتیب و تقسیم اس کے اندر نہیں ہے۔ اس لئے اس کو ڈراموں کی فہرست سے جدا کیا جا سکتا ہے۔

پہلی بار ان سب کا مجموعہ ۱۸۷۴ء میں طہران میں شائع ہوا، اس کے بعد الگ الگ اور دو دو تین تین کے مجموعے مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ قبول عام کا یہ عالم ہے کہ انگلش، فرنچ، جرمن زبانوں میں اصل ترکی اور فارسی سے ترجمہ ہو چکے ہیں۔

یوسف شاہ سراج کا قصہ ان سب میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے یعنی یہ واقعہ جو فسانہ کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک تاریخی واقعہ ہے اور "تاریخ عالم آرائے عباسی" میں مذکور ہے۔

شاہان مشرق کو منجموں کی پیشین گوئی پر ہمیشہ اعتقاد رہا ہے اور تاثیر نجوم کے قائل رہے ہیں۔ ایران میں یہ اثر بہت زیادہ تھا بلکہ آج تک اہل ایران اس اثر سے خالی نہیں ہیں۔ دربار شاہی میں ہمیشہ منجم حاضر رہے ہیں اور ان کی پیشین گوئی اور ہدایت پر عمل ہوتا رہا ہے۔ ایران میں صفوی خاندان کا شاہ عباس اول بڑا جلیل القدر حکمران ہوا ہے۔ ۱۵۸۶ء سے ۱۶۲۸ء تک اس نے حکومت کی ہے۔ تخت نشینی کا ساتواں سال تھا کہ شاہی منجم نے پیشین گوئی کی کچھ عرصہ کے لئے تاثیر نجوم حکمراں کے لئے ناموافق وغیرہ ساعد ہے۔ چنانچہ شاہ عباس نے نجومیوں اور عالموں کے مشورے سے اپنی تمام بی بیوں کو طلاق دیدی اور ترک سلطنت کر کے

گوشہ نشین ہو گیا۔ سلطنت میں ایک شخص تھا یوسف نام زین سازی کا کام کرتا تھا لیکن تعلیم یافتہ اور روشن خیال۔ مجتہدین عصر کی بے عنوانیوں اور علما کے مظالم سے آگاہ تھا اور ان لوگوں کے اعمال پر جرح و قدح کرتا رہتا تھا۔ اس لئے یہ مقدس فرقہ یوسف زین ساز کا سخت دشمن تھا۔ اس وقت انتقام کا موقع ملا۔ ان بزرگوں نے ستاروں کی نحوست یوسف کے سر پر ڈالنے کے ارادے سے شاہ عباس کو مشورہ دیا کہ اس ملحد زین گوز نام سلطنت سپرد کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یوسف نے تین روز تک نہایت شان و شوکت اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی۔ تاثیر نجوم کا زمانہ گزرنے کے بعد زین ساز معزول اور شاہ عباس تخت نشین کر دیا گیا۔ یہ تاریخی واقعہ ہے جو نہایت دلچسپ تفصیل کے ساتھ حکایت یوسف شاہ سراج میں بیان کیا گیا ہے۔

رستم در قرن بیست و دوم | ایران جدید کے مشہور و ممتاز مصنف صنعتی زادہ کرمانی کی تصنیف ہے۔ اس فسانہ کا ابتدائی حصہ ادبیات عجم حصہ اول میں درج کیا گیا ہے۔ اسی قصہ کا ایک ٹکڑا یہاں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ زبان و بیان کے لحاظ سے حصہ اول کے اقتباس کے مقابلے میں ذرا دشوار ہے۔ اس لئے اس کو انٹرمیجیٹ کے لئے موزوں سمجھا گیا۔ قصہ نہایت حیرت انگیز اور بیان نہایت دلکش ہے۔

فلورنس بہشت انگیز | میرزا محمد منشی نے ایک کتاب "دوست داران بشر" کی جلد دو

میں مرتب کی ہے جس کی ایک جلد میں مشاہیر رجال کے حالات ہیں۔ ایک میں مشاہیر نسوان کے مؤلف ایران جدید کا مشہور انشا پرداز ہے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی انگلینڈ و آیرلینڈ کا ممبر ہے۔ اپنے وطن کی قدر دانی سے بھی اس نے دو علمی تمغے "نشان علمی" اور "نشانِ شیر و خورشید" حاصل کئے ہیں متعدد کتب تاریخ و ہیئت و ادب کا مصنف و مؤلف ہے۔

یہ مضمون "دستداران بشر جلد دوم سے لیا گیا ہے۔ اور مشہور نوع خواہ و محبۂ وطن خاتون فلورنس نائٹ انگیل (Florence Nightingale) کی سیرت پر شامل ہے۔ صاحبۂ سیرت کی نوع خواہی و رضا کاری اور صاحب مضمون کی انشا دازی اور زور بیان دونوں یک جا ہو کر نہایت موثر ہو گئی ہیں۔

بدیہہ گوئی: حاضر جوابی | ایک جدید کتاب "بزم ایران" آراستۂ آیۃ اللہ زادۂ یزدی آقائے حاجی سید محمد رضا طباطبائی کا انتخاب و اقتباس ہے۔ مصنف چند سال ہوئے ایران سے ہندوستان آئے اور دربار ریاست رامپور میں باریاب ہوئے چند سال ہوئے انتقال فرما گئے۔ انھوں نے ۱۹۲۶ء میں کتاب بزم ایران مرتب کی۔ ساڑھے پانسو صفحہ کی ضخیم کتاب شروع سے آخر تک لطائف علمیہ و ادبیہ و شعریہ سے بھری ہوئی ہے۔ طرز تحریر قدیم و جدید اسالیب کے امتزاج و آمیزش کا نمونہ ہے۔ لطائف منتخبہ علمی فائدہ اور ادبی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔

حسنہ نظم | فارسی زبان کے شعرائے ایران و ہندوستان کا کلام مدارس و مکاتب

اسکول و کالج کے نصاب تعلیم میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ شیخ سعدی ۔ امیر خسرو
سلمان ساوجی ۔ خواجہ حافظ ۔ عمر خیام ۔ مولانائے روم ۔ فردوسی ۔ نظامی ۔ جامی
وغیرہ متقدمین و متوسطین کے قصائد ، غزلیات و مثنویات درسی کتابوں کے
اہم و وسیع اجزا رہے ہیں ۔ لیکن ایران کی شاعری نے سب آخری اور موجودہ
دور میں جو رنگ بدلا ہے اور جو نظمیں دنیائے ادب کے سامنے پیش کی ہیں ان سے
ہندوستان کا طبقہ علما و شعرا ابھی بڑی حد تک ناواقف ہے ۔ ہندوستان میں ان
فارسی کا رواج جو کچھ ہے وہ مدرسوں اور اسکولوں اور کالجوں میں ہے اس لئے
فارسی جدید اور اس کی شاعری سے آگاہی بھی انہی ذرائع سے پیدا کی جا سکتی
ہے چنانچہ ریڈر ریڈنگ کی کتابوں میں فارسی کی نثر جدید کے ساتھ نظم جدید کا
انتخاب بھی شامل ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے ۔

ہم نے ادبیات حصہ دوم میں جو نمونے جدید نظم فارسی کے منتخب کئے ہیں
وہ دو نہایت مشہور اور مستند شاعروں کے ہیں ۔ بہار مشہدی کی قابلیت کا اندازہ
اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کو ملک الشعرا کا خطاب حاصل ہے اس کی نظمیں کسی ایک
اخبار یا رسالہ میں شائع ہوتے ہی مختلف پرچوں میں نقل ہوتی اور تمام ممالک میں مشہور
ہو جاتی تھیں ۔ اکثر نظمیں مشہد کے اخبارات خراسان طوس ۔ نو بہار میں شائع ہوئیں
اور حبل المتین ۔ ایران نو ترقی میں نقل کی گئیں ۔ بہار کا انداز بیان نہایت دلکش و
موثر ہے ۔ قافیوں کا انتخاب اور الفاظ کی بندش قاآنی کی طرح خوبصورت و شگفتہ

فہرست مضامین ادبیات عجم حصہ دوم

نثر

نظم

ہے۔ اس کی نظموں کی اکثر بحریں ترنم ریز اور ولولہ خیز ہیں۔ مستزاد کے ٹکڑے
دلچسپ اور موزوں ہیں۔ واقعات نہایت برجستگی اور بے ساختگی کے ساتھ نظم کرتا ہے۔

دوسرا شاعر اشرف الدین رشتیؔ ہے۔ یہ بھی نہایت مقبول شاعر ہے۔
بڑا پُرگو ہے سیکڑوں نظمیں مختلف واقعات و حالات پر لکھی ہیں اور ہر نظم میں حب
وطن اور درد قوم نمایاں ہے معمولی سے واقعہ اور ذرا سی بات کو اپنی نظم کے ذریعہ
سے نہایت مؤثر بنا دیتا ہے طبیعت کی ظرافت اکثر نظموں میں جھلکتی ہے۔ اس کی
نظمیں اکثر مجلہ نسیم شمال میں شائع ہو کر مقبول و منقول ہوتی تھیں نسیم کے
مجموعہ کلام کا نام بھی نسیم شمال ہے جس سے اس کی نظموں کا انتخاب کیا گیا
ہے نسیم کی نظموں میں روانی اور صفائی بہت ہے لیکن قیود و قوافی کی ہر جگہ
پابندی نہیں کرتا۔ آزادانہ لکھتا ہے۔ ضرورت وقت کو سمجھ کر لکھتا ہے۔
بہت لکھتا ہے۔ اور پھر بھی خوب لکھتا ہے

کمترین
عابد حسن فریدی

آگرہ
۱۵ر نومبر ۱۹۴۲ء

حکایت یوسف شاہ سراج

(کیفیت تفصیۂ عجیب در اوایل سلطنت صفویہ ہنگامیکہ محمد شاہ صفوی بجہت وقوع بعضے حوادث سلطنت را بہ پسر خود شاہ عباس اول تسلیم نمودہ بود. سال ہفتم جلوس شاہ عباس در قزوین پایۂ تخت سلاطین مزبورہ واقع می شود)

در اول فصل بہار سہ روز از عید نوروز گذشتہ ساعت بعد از ظہر شاہ عباس اول با محبوبۂ خود سلمی خاتون در قصر نشستہ مشغول صحبت[1] است۔

آقا مبارک خواجہ باشی (پردہ را بلند کردہ تعظیم محل آوردہ عرض می کند) میرزا صدر الدین منجم باشی[2] میخواہد بزیارت قبلۂ عالم مشرف شود۔ برائے

۱۔ صحبت۔ گفتگو

۲۔ منجم باشی۔ شاہی نجومی۔ نجومیوں کا سردار۔ باشی کا لفظ عہدہ کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

امر واجبی[1] -

شاه - (به سلمی خاتون اشاره می کند بحرم خانه برود - بخواجه باشی
می فرماید) بگو بیاید -
(منجم باشی بحضور شاه مشرف شده تعظیم و تکریم بجا می آورد)

شاه - میرزا چه چیز است -

منجم باشی - قبلهٔ عالم سلامت باشد! این اوقات از سیر کواکب بنجوم
معلوم می شود که پانزده روز از عید نوروز گذشته مریخ[2] با عقرب[3]
مقارنه[4] وارد و تاثیر این قرانِ نحسین[5] است که در مشرق زمین بالخصوص
در ملک ایران بوجود صاحب سلطنتی صدمهٔ عظیمی خواهد رسید - بنابراین بنده
که مخلص و جان نثار این آستانهٔ سنیه[6] می باشم - بر خود واجب
دانستم که پیش از حادثه این کیفیت را بقبلهٔ عالم معروض کنم

---

۱ امر واجبی - ضروری کام
۲ مریخ - ایک سیارہ جس کو جلادِ فلک بھی کہتے ہیں - انگریزی میں اس کو مارس کہتے ہیں -
۳ عقرب - آسمان کا برجِ ہشتم جو منحوس مانا جاتا ہے -
۴ مقارنہ - قریب ہونا - یعنی تاروں کا ایک برج میں جمع ہونا -
۵ قران نحسین - دو منحوس ستاروں کا یکجا ہونا -
۶ آستانۂ سنیہ - دربار روشن -

آں اوقات شاہ منتہا[1] بیست و دو سہ سال زیادہ تر نداشت ور آں سنِ جوانی ہم واضح است کہ زندگانی چہ قدر شیریں و عزیز و گرامی می شود خصوص کہ درجات علیائے تختِ سلطنت کامرانی و کامیابی داشتہ باشد خبر منجم باشی شاہ جوان را سخت بوحشت انداخت فی الفور رنگش پریدہ بطورے خود را می بازد کہ گویا بیہوش شدہ بعد از دقیقہ چند سر بلند کردہ بمیرزا صدرالدین می فرماید) خوب مرخصی[2]۔ بعد از منجم باشی سر فرود آوردہ بر میگردد)

شاہ۔(نیم ساعت در قصر بفکر فرو پیچیدہ بعد بہ آقا مبارک رومی کند) فراش رواں کن۔ میرزا محسن وزیر۔ زماں خاں سردار میرزا یحییٰ مستوفی[3] و آخوند صمد ملا باشی را بحضورِ من بیاورد

(خواجہ بیروں رفتہ فراش فرستادہ اشخاص مفصلہ را حاضر نمودہ بعد از اذنِ ورود تعظیم و سجدہ بعمل آوردہ مترصد[4] فرمان می ایستند)

شاہ۔ شما را بجہتِ دفع حادثۂ بمشورت خواستہ ام کہ در تقدیر آں حادثہ باید تدبیرے کنید مصلحتے بنمائید چوں کہ مجلس خاص است از

---

[1] منتہا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ [2] مرخصی۔ یعنی اجازت ہے۔

[3] مستوفی۔ سکریٹری۔ ناظم۔ دیوان

[4] مترصد۔ امیدوار

جانب سنی الجوانب[۵۱] اجازت می شود بشنید در این باب کنگاش[۵۲] کنید۔
(اشخاص فرمایش شاہ را بجا آوردہ بعد شاہ خبر منجم باشی را بہ ایشان القا[۵۳] می فرمایند۔ و برائے دفع حادثہ از وجود خود از ایشان رائے می جویند حضرات را تحیرے رو دادہ پس از لمحۂ سکوت میرزا محسن وزیر اظہار رائے می نماید۔)

نطق میرزا محسن وزیر

خلاص و ارادت بندہ کمیں نسبت بدولت علیہ از بدیہات[۵۴] است۔ البتہ در خاطر مبارک قبلۂ عالم ہست کہ ایام سلطنت پدر بزرگوارت از بے کفایتی[۵۵] و بے خیالئے مباشرین[۵۶] سابق امور دولت جلیلہ خزانۂ عامرہ بچہ مرتبہ از نقود خالی شدہ بود و از روزیکہ این عمل عمدہ بہ اطلاعات چاکر محول[۵۷] است برائے معموری خزانہ

---

۵۱ سنی الجوانب۔ وہ چیز جس کے اطراف روشن ہیں۔ جانب سنی الجوانب سے مراد ہے خود بادشاہ کی طرف سے۔
۵۲ کنگاش۔ مشورہ
۵۳ القا۔ مطلع کرنا۔
۵۴ ۔ بدیہات ظاہر و روشن باتیں۔
۵۵ بے کفایتی۔ بے لیاقتی
۵۶ مباشرین۔ کام کرنے والے۔ ذمہ دار
۵۷ محول۔ سپرد

تدبیر کرده قرار گذاردم که هر که از چاکران دربار به شغلی منصوب و به ولایتی بحکومت مامور شود به فراخور[1] حال مبلغی برسم پیشکش تسلیم خزینه نماید. و علاوه هر وقت قبلهٔ عالم کاشانهٔ امیری را به تشریف قدوم مبارک میمون فرماید صاحب کاشانه اقمشهٔ[2] نفیسه پای انداز با پیشکش نقد خود را ممتاز بدارد. بواسطهٔ این نوع تدبیر من اکنون که سال هفتمین جلوس قبلهٔ عالم است. بحمد الله خزانهٔ عامره از نقود وافره[3] مملو[4] است در باب پیش رفت امور وزارت از طرف بنده کمین بی تجربگی غیر متصور است اما در مقابل تاثیرات کواکب از تدبیرات عاجز و متحیرم.

(بعد از آن زمان خان سردار نطق میکند)

اگرچه این چاکر ریش خود را در خدمت دولت علیه به اخلاص و هنر سفید کرده ام مثلاً ده سال قبل برین از طائفهٔ عثمانیه بسر عسکری بکر پاشا مرچی اوغلی قریب هفتاد هزار نفر قشون[5] مشتمل شده بودند بخاک ایران هجوم بیاوردند. پدر بزرگوار قبلهٔ عالم

---

[1] فراخور - موافق - مطابق [2] اقمشه - جمع قماش - کپڑے
[3] نقود وافره - کثیر دولت [4] مملو - بھرا ہوا
[5] قشون - لشکر - فوج -

سرداری قشون ایران را بمن واگذار[۵۱] نمودند۔ ہرچند قشونِ ما ہم در عدد کمتر از طائفۂ عثمانیہ بنودند۔ امّا من حیف خوردم کہ قشون فرقۂ[۵۲] ناجیہ را در مقابل گروہ[۵۳] ضالّہ بمعرض تلف بنیدازم بنابرآں امر کردم کہ از سرحدِ عثمانیہ تا نہایتِ ملک آذربایجان جمیع زرا عتِ دہقانِ آنجا را تالان[۵۴] و چار پایۂ شان را تاراینده[۵۵] بیاورند۔ و راہہا و پلہائے سرراہ را جمیعاً خراب کنند وقتیکہ بکر پاشا بسرحد ما داخل شدہ بود دیگہ یک نفر از سپاہ و لشکر ما را در مقابل خود ندید امّا راہہا بمرتبہ خراب و ویران شدہ بود کہ ہرگز قادر بہ حرکت توپخانہ نشدہ ناچار توپخانہ را در سرحد گذاردہ پیادہ و سوارہ قشون را بے توپ و توپخانہ برداشتہ بانواع زحمت و مرارت[۵۶] وارد تبریز شدند و ہر ناحیہ کہ برائے تحصیل آذوقہ سوار روانہ کرد حبۂ گندم و جو پیدا نکردند گیر نیاوردہ[۵۷] بعد از سہ روز افتان و خیزان گرسنہ وافسردہ۔ لاعلاج و پریشان۔ کوسِ رحلت زدہ از تبریز گریخت

[۵۱] واگذار۔ سپرد۔ [۵۲] فرقہ ناجیہ۔ نجات پانیوالا فرقہ یعنی مردم ایرانی
[۵۳] گروہ ضالّہ۔ گمراہ گروہ۔ یعنی ترک لوگ۔
[۵۴] تالان تباہ۔ [۵۵] تاراینده۔ لوٹ کر۔ غارت کرکے۔
[۵۶] مرارت۔ تلخی یعنی مصیبت [۵۷] گیر نیاوردہ۔ حاصل نہ کر سکا۔

بہمیں تدبیر ملک ایران از ہجوم طوائف بیگانہ محفوظ ماند۔ خراب کردن راہہا و ریختن پلہا بمرتبہ مفید افتاد کہ دولت علیہ بعد از گریختن بکرپاشاہم برائے عدم قدرت درود قشون بیگانہ سنجاک ایران آبادی خرابہہائے مر اصلاح ندیدند۔ ہنوز ہم بہ ہماں حالت باقی است از ایں جہت از قشون دولت علیہ داغ یکے خونے نہ شدہ جملۂ عساکر منصورہ از وحشت و شمنیٔ ہمسایہ سالم ماند درخصوص ایں قسم کارہا پیرو سگ آستانۂ علیہ از تدبیر عاجز نیست۔ اما در مخالفت کواکب عقل[۵۱] کاسر از تدبیر علاج قاصر است۔

(وحشت شاہ افزوں ترمی شود۔ بعد میرزا یحیی مستوفی گفتار میکند)

میرزا یحیی۔ ایں بندۂ حقیر از آنجاکہ دست پروردۂ وزیوار نزدیکان او بودہ۔ از برکت وجود ایشاں بایں منصب رسیدہ ام در اظہار اخلاص و صداقت بکلی پیرو نیت حسنہ و قواعد محسنہ ایشاں می باشم معروض خاکپائے مبارک ہست کہ عمل مواجب[۵۲] قشونے و صاحب منصبان خوردہ[۵۳] پا بموجب فرمان قبلۂ عالم و بامضائے[۵۴] من از مداخل ولایتہا حوالہ می شود۔ و چوں در خزانہ

---

۵۱ عقل کاسر۔ عقل ناقص ۵۲ مواجب۔ تنخواہ

۵۳ خوردہ پا۔ ادنی درجہ کے لوگ۔ ماتحت ۵۴ امضا۔ دستخط

عامره چنانکه وزیر ذکر نموده نقصان نقود مشاهده شده بود بنابرایں من هم ازیں جهت افسرده دل بودم۔ اگرچه فرامین مواجبها را امضا و بولایتها حواله می نمودم برائے اینکه قطع کردنِ مواجبها دولت علیه را در نظر با سبب اعتبار نماید۔ امّا در خفیه بهمه حکّام ولایتها پیش از وقت مکتوب می فرستادم که بدونِ نوشتهٔ جداگانهٔ من محض موجب فرمان از اجرائے مواجب احتراز نمایند۔ و سبب همیں تدبیر من مداخلِ خزانهٔ عامره روز افزوں و خیلے تفاوت کرده است اهلِ قشون و صاحب منصبها هم هرچند از وصول مواجب مانده اند۔ امّا الحمد لله بجهت صلح و آسایش و کمال ارزانی ایران چنداں بمواجب محتاج نشده اند در خصوص این قبیل کارها ذهن دقیق چاکر ید بیضا[51] می نماید۔ لیکن برائے ردِّ تاثیر کواکب راستی عقلم بجائے نمی رسد و چاره نمی توانم کرد۔

(نوبت به مُلّا باشی رسیده عرض میکند)

مُلّا باشی۔ جناب اقدس باری وجودِ مبارک قبلهٔ عالم را بحرمت[52] ائمهٔ اطهار از جمیع آفاتِ سماوی و ارضی محفوظ نگاه دارد و اخلاص و

---

[51] یدِ بیضا می نماید۔ یعنی معجزه دکھاتا ہے۔ کمال کرتا ہے۔

[52] بحرمت ائمهٔ اطهار۔ یعنی پاک اماموں کی برکت سے

صداقتِ ایں داعی[51] دوام دولت قاہرہ نسبت بسلسلۂ جلیلۂ صفویہ از توصیف خارج است۔ ورز بانِ پدر بزرگوار قبلۂ عالم کہ بمنصب ملّا باشئی گری[52] سرفراز شدم نصف ایران حتیٰ نصف پائے تخت ہم سنّی بودند۔ اولاً بسبب مواعظ[53] حسنہ وثانیاً بجہۃ تخویفات[54] کثیرہ ہمہ سنیہارا براہِ راست مذہب اثنیٰ عشریہ[55] ہدایت کردہ ام اکنوں از کرم خدا و کرامتِ من در صفحۂ ایران پنج و شش نفر زیادہ تر سنّی بہم نمی رسد۔ دریں باب از اہلِ ایران ہم کمال رضامندی را دارم کہ بمجرد تکلیف[56] از مذہبہائے قدیمی آبا و اجداد وشان دست برداشتہ ہدایت یافتند حتیٰ من خواستم کہ بہ جہود[57] و ارامنی[58] ہم دست بیندازم۔ آنہا را ہم بہ مذہب شیعہ برگردانم۔ اما بعضے مردان خیر اندیش مصلحت نہ دیدند کہ لزومے ندارد[59]

---

۵۱ داعی۔ دعا گو۔

۵۲ ملّا باشئی گری۔ ملاؤں اور مذہبی پیشواؤں کی سرداری۔

۵۳ مواعظِ حسنہ۔ عمدہ نصیحتیں۔

۵۴۔ تخویفاتِ کثیرہ۔ بہت سا ڈرانا دھمکانا۔

۵۵ اثنیٰ عشریہ۔ وہ مذہب جو بارہ اماموں کو مانتا ہے۔ مراد ہے شیعہ مذہب

۵۶۔ تکلیف۔ ہدایت و تبلیغ

۵۷ جہود۔ یہودی

۵۸ ارمنی۔ آرمینیا کے عیسائی

۵۹ لزومے ندارد۔ کچھ ضرورت نہیں ہے۔

چوں در ہر خاک جہود وار سنی ہست در خاک ما ہم چند
نفر بوده باشد عیب ندارد۔ علاوه براین در ملکِ اسلام
موافقِ احادیثِ صریحہ مالکِ تخت و تاج را واجب الاطاعت و
شریف الذات نمیدانند۔ ایں درجۂ عالیہ را حقِ امام و بہ نائب
امام از مجتہدینِ اعلم متعلق می دانند۔ اما من بجمیع خطیب ہا نوشتم
در ہمہ ولایتہا در مساجد بہ منابر[51] بالا رفتہ اعلان نمایند کہ ہمال
احادیث بسلسلۂ صفویہ شامل نیست زیرا کہ از خاندانِ نبوت و
دودمانِ امامت ظہور کردہ اند و واضح است کہ ائمہ (صلوات اللہ علیہم)
ہم آں احادیث را در حق غیر فرمودہ اند نہ در بارۂ اولاد خود
اما ایں اوقات کہ وجود قبلۂ عالم از تاثیر کواکب در محل خطر است
دلِ من از غصہ مثل ماہی در میانِ تابہ بریاں می شود۔ بعقل قاصر
ہیچو میرسد کہ خود آں ملعون منجم باشی زیادہ تر از ما چارۂ ایں کار
را بلد اند۔ بقبلۂ عالم خیانت کردہ است تاثیر کواکب را بروز[52] داده
است علاجِ دفع آں را اظہار نکردہ است البتہ بنا بفکرِ خبیث
کہ زہر را نمودہ است پا زہر[53] را چرا باید پنہان کند و خود

---

[51] منابر۔ منبر کی جمع   [52] بروز۔ ظاہر کرنا۔

[53]۔ پا زہر۔ زہر مہرہ جس سے زہر کو دور کیا جاتا ہے۔

را کنارہ بکشد۔ پیغمبر (صلوات اللہ علیہ) فرمودہ است "کُلُّ مُنجِّمٍ کذّابٌ" این حدیث راسن بہ احوالِ خود آنہا میدہ ہم نہ بر علم آنہا چون کہ اخبار آن ملعونہا اکثراوقات نتیجہ بخشیدہ است امّا خود شان دروغ گو و بدذات ہستند۔ قبلۂ عالم خود او را خواستہ برائے دفع این حادثہ علاج بخواہد اگر عذر بیا درد گرد نفش را بزند (پیدا است مُلّا ہاشمی عداوت سابقہ داشتہ است کہ این کیفیت را برائے خود دست آویز بزرگ مشاہدہ نمودہ پدر او و سایر منجمین را آتش بزند الحق از انصاف نباید گذشت. منجّم ہاشمی ہم بالیست خیلے احمق بودہ باشد زیرا کہ چہ لازم شدہ بودہ کہ ہیچ خبر وحشت اثرے را بہ شاہ بدہد و باعث این قیل و قال شود و خود را بہلاکت اندازد۔ گویا در اواخرِ این بحث را منجّم ہاشمی وارد آوردہ اند۔ جواب گفتہ است" من ترسیدم کہ اگر این خبر پیش از دیگران بشاہ نمی رسانم منجمہائے دیگر آن را می رسانید ند من در نظر شاہ خرد ناداں قلم می رفتم۔ از منصب معزول می شدم)

(بہر صورت برائے ہمان خبر نا مبارک شاہ از منجّم ہاشمی بے میل[۱] شدہ بود۔ تحریک مُلّا ہاشمی ہم مزید بر علّت گشتہ کمالِ غیظ پریشان روے دادہ خواجہ ہاشمی را بہ تملقی صدا کردہ می فرماید)

---

[۱] بے میل: ناراض۔ رنجیدہ

الآن فراشے بفرست منجم باشی را بیآورند (منجم باشی را حاضر می کنند)

شاه۔ (مثلِ شیرِ غضبناک دو زانو نشسته رو می کند بمنجم باشی) پدر سوخته[51] مرا از آفتِ کواکب می ترسانی علاجش را پنهان میکنی؟

جلاد! (بیک طرفة العین[52] جلاد مہیب کمرش خنجر و بدستش طناب می رسد روحِ منجم باشی بیچاره پرواز کرده مثل برگ می لرزد و خطاب بجلاد) بزن گردن این سگِ ملعون را۔

سردار زمان خان۔ (اگرچہ اہلِ شمشیر بوده است امّا بسیار آدم رقیق القلب[53] می بوده است۔ بحالت منجم باشی ترحم کرده سراپا ایستاده[54] عرض می نماید) تصدقت شوم! بعد از آنکه گردن این سگ را بزنند برائے دفع حادثه علاج را از که خواہیم پرسید این بندۂ ذلیل استدعا دارد که بحرمتِ ریشِ سفیدِ من از قتل او گذشت کنند و درخصوص علاج دفعِ حادثه از وے جویائے تدبیر شوند۔ اگر بر وفق جواب ندہد۔ آن وقت مقصر[55] و مستوجبِ[56] قتل است قبلۂ عالم اختیارش را دارد

---

[51] پدر سوختہ۔ ایک گالی ہے

[52] طرفة العین۔ پلک مارنے۔ فوراً

[53] رقیق القلب۔ نرم دل۔

[54] سراپا ایستادہ۔ سیدھا کھڑا ہوکر۔

[55] مقصر۔ قصوروار

[56] مستوجب۔ مستحق۔ لائق۔

شاہ - (بجلاد) خوب کارندا شتہ باش۔ بگذار ہماں جا خودت برو!
(بعد بہ منجم باشی) ملعون فی الفور برائے دفع حادثہ علاج پیدا کن
(منجم باشی بیچارہ کہ در حالت بد بودہ برائے حادثہ علاجے
نمی دانست۔ امّا از ترس مرگ و ہولِ جان نتوانست اظہار کند
عرض کرد) :-
تصدّق شوم! علاجِ حادثہ ممکن است۔ یک ساعت مہلتم
بدہید۔ بروم بہ زیجِ الغ بیگ ملاحظہ کنم۔ برگردم۔ عرض
می کنم۔
(در زیجِ الغ بیگ برائے دفع این نوع حادثات چیزے
مسطور نہ شدہ است منجم باشی خواست ہمیں بہانہ خود را نزد استادش
مولانا جمال الدین بیندازد و از او مشورت کند۔ او را در علمِ نجوم
از خود ماہر و تجربہ کار می دانست۔
شاہ - (رخصت داد۔ پیش از آنکہ منجم بیرون برود۔ آغا مبارک داخل
شدہ عرض کرد)

---

۵۱ کارندا شتہ باش۔ کام ملتوی کرو۔ ٹھہر جاؤ۔
۵۲ زیجِ الغ بیگ۔ جنتری یا زائچہ کی کتاب

مولانا جمال الدین میخواہد بحضور مبارک مشرف شود۔

شاہ فرمود "صداکن بیاید" (منجم باشی) قدرے ہا نجا بالیست۔

(مولانا داخل اطاق شدہ لازمۂ ستائش بعمل آوردہ بہ اشارۂ شاہ نشستہ عرض کرد)

قبلۂ عالم سلامت باشد! اگرچہ ایں بندہ بہ سبب پیری از درخانہ باز ماندگو شہ اختیار کردہ ام۔ لاکن ایں اوقات یعنی پانزدہ روز از نوروز گذشتہ از اقتران[۱] مریخ و عقرب بذاتِ مبارک قبلۂ عالم احتمالِ صدمۂ اعظمی می نمود۔ برائے آنکہ منجمین جوان از کیفیت مطلع و بانیۂ[۲] صرافت نبودہ باشندہ۔ از واجبات دانستم بحضورِ پُر نور مشرف اند وزم و پیشِ وقوع حادثہ را اعلام و برائے دفع آں تدبیرے اعلان کنم۔

شاہ۔ (بنہایت خوش حال شدہ فرمودہ) مولانا ما ہم در ایں خصوص گفتگو می کردیم۔ حادثہ معلوم است تدبیرش را اظہار بکنید۔

مولانا۔ قبلۂ عالم دریں ایام نحوست یعنی تا پانزدہ روز از عید بگذرد باید خود را از سلطنت خلع[۳] و تخت و تاج را بمجرم واجب القتل

۱۔ اقتران۔ قران۔ قرب۔ نزدیکی۔

۲۔ بانیٔ صرافت۔ دور کرنے والے۔ ۳۔ خلع۔ دست برداری

تفویض فرمایند و خود از نظر خلق غائب شوند۔ در آں صورت کہ آں وقت پادشاہِ ایران او است تا اثر کواکب در سرِ ہماں مجرم ترکیدہ[۵۱] بود و بعد چنانکہ حادثہ بہ وقوع پیوست و آں مجرم کہ صاحبِ تخت و تاج است بہ ہلاکت رسد آں وقت قبلۂ عالم از اختفا[۵۲] بیروں آمدہ باز بہ تخت و تاج مالک می شود۔ و بہ کمالِ اقبال و عاقبت سلطنت می نماید۔ امّا باید ہیچ کس از اہلِ بلد[۵۳] ایں تدبیر را نفہمند و گمان نکنند کہ قبلۂ عالم عاریۃً[۵۴] از تخت و تاج دست می کشد تا کہ ہماں مجرم را کہ بہ تخت بالا رفتہ مستقلاً بر خویشاں پادشاہ بدانند۔ و باید طلاقِ خواتینِ حرم[۵۵] را ہم دادہ کاغذِ عقدنامہ[۵۶] آنہا پارہ شود بعد بہ آنہا تکلیف[۵۷] نمایند کہ عباس پسر محمدؐ را کہ دیگر پادشاہ نیست و فردے از افرادِ ناس[۵۸] است دوبارہ منکوحہ شدہ بہ فقر و قناعت راضی می شوند یا نہ؟ ہر کدام

---

۵۱ ترکیدہ بود۔ پھٹ پڑے۔ واقع ہو جائے۔

۵۲ اختفا۔ پوشیدگی

۵۳ اہلِ بلد۔ اہلِ شہر

۵۴ عاریۃً۔ چند روز کے لئے

۵۵ خواتینِ حرم۔ بی بیاں۔ بیگمیں

۵۶ عقدنامہ۔ نکاح نامہ

۵۷ تکلیف۔ حکم۔

۵۸ ناس۔ آدمی۔ انسان۔

راضی شد و بارہ او را بہ اسم عباس پسر محمدؐ نکاح خوانده شود و کاغذِ عقد نوشتہ گردد۔ ہرکدام راضی نشد ہماں ساعت خرّش گردند

دہنجم باشی از مہلکہ نجات یافت۔ اثرِ واہمہ[51] بالمرّہ[52] از بشرهٔ شاہ رفع گشت۔ سفیدی رنگش تبدیل یافت ازرا فرادِ مجلس صداے آفرین بر عقل و کمال مولانا بلند گردید)

شاہ۔ (در کمال بشاشت رو بملاّ باشی کرده سوال نمود) مطابق احکام شرع مجرم واجب القتل در نظر داریدکہ سلطنت و تخت و تاج را براو واگذار کنیم۔

ملاّ باشی۔ پروردگارِ عالم عمرِ طبعی[53] بقبلۂ عالم کرامت[54] فرمایاد۔ دریں شہرِ قزوین یک نفر نابکار پیدا شده است کہ در جمیع روے زمین مجرم تر ازاو و مستحق تر بقتلِ کسے بہم نمی رسد۔ اسمش را یوسف سراج[55] میگویند۔ امّا خودش معلوم نیست کجا تربیت شده است گراین اوقات در شہرِ قزوین ساکن شده و از آنجا مرد اوباش مرید

---

[51] واہمہ۔ وہم۔ خوف [52] بالمرّہ۔ فوراً

[53] عمرِ طبعی۔ تقریباً ایک سو بیس سال کی عمر

[54] کرامت فرماید۔ عنایت فرمایئے۔

[55] سراج۔ زین بنانے والا۔

جمع آوردہ ہمیشہ بضرب[۱] و ذم علمائے کرام و خدام شریف زبان
کشودہ است این ملعون ہمیشہ مریدانِ خود را صراحتاً ذکر میکنند کہ
گویا علمائے کرام بحر دمانِ عوام فریب مید ہند مثلاً بعقیدۂ او گویا
اجتہاد[۲] لازم نیست و خمس[۳] و مالِ امام دادن خلاف است و گویا علماء
از آں جہت برائے عوام و درائے مجتہدِ[۴] متوفی ماندن را جائز
نمی بیند کہ بازار خودشاں رواج بگیرد۔ و علاوہ برایں بہ
دولتِ علیہ نیز بخشا دارد می کند کہ از کدخدا گرفتہ تا پادشاہ
ہمہ اربابِ مناصب اہلِ[۵] ظلمہ و قطاع[۶] الطریق است ہرگز ازینہا
برائے ملک و ملت حقیقتے عاید نیست۔ ہمیشہ ہوائے نقضِ خلق بیچارہ

۱؎ ضرب و ذم۔ لعن طعن

۲؎ ۔ اجتہاد۔ قرآن و حدیث و قیاس سے شرع کے مسائل نکالنا۔

۳؎ خمس۔ پانچواں حصہ مال کا

۴؎ مجتہد متوفی۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ گویا علما کی رائے میں مجتہد کے انتقال سے اس کے اجتہادی مسئلے بھی واجب العمل نہیں رہتے۔

۵؎ اہلِ ظلمہ۔ ظلم۔ لیکن یہاں اہل کا لفظ بیکار ہے اس لئے کہ ظلمہ خود ظالم کی جمع ہے یا اہل مظلمہ ہونا چاہئے۔

۶؎ ۔ قطاع الطریق۔ رہزن۔ ڈاکو۔

را جریمه[۵۱] و مواخذه[۵۲] و معاقبه[۵۳] می نمایند در رفتار و کردار خودشان هرگز بقانون و قاعده متمسک[۵۴] نیستند - این قسم رفتار عمل اهل ظلمه و قطاع الطریق بوده که منحصر باین اشخاص شده است و باز ذکر میکنند که به مذهب تناسخ[۵۵] قایل است - این داعی دوام دولت قاهره هیچ صلاح نمی بیند که قبلهٔ عالم سلطنت و تخت و تاج را به این ملعون تسلیم کند که از تاثیر کواکب بجزای خود رسیده بدرک اسفل[۵۶] واصل شود.

(افراد مجلس کلا این رائے را پسندیده تصدیق نمودند و به آواز بلند گفتند. پدر سوخته یوسف سراج بکلی سزاوار قتل و مستحق بلای آسمانی است)

شاه - (خوشحال و خرم گشته می فرمایند) به هلاک او راضییم فردا این تدبیر تمام و کمال مجری[۵۷] خواهد شد (همه اهل مجلس را مرخص می کند

---

۵۱ جریمه - جرمانه

۵۲ مواخذه - گرفتاری - بازپرس

۵۳ معاقبه - سزا

۵۴ متمسک - پیروی کرنے والا

۵۵ تناسخ - روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں چلا جانا بھی آواگون کہلاتا ہے

۵۶ درک اسفل - دوزخ کا سب سے پست درجہ

۵۷ مجری - جاری -

مجلس بہم میخورد[51]۔ ممکن است خوانندگان این گذارش را افسانہ پندارند
دور وقوع آں شبہ بہم رسانیدہ بہ کذب نمایند. دراین صورت
من از آنہا متوقع[52] ام کہ در تاریخ عالم آرا[53] و وقایع صادرہ[54] سال ہشتمین
جلوس شاہ عباس ملاحظہ فرمایند)

اکنوں لازم شد یوسف سراج را معرفی کنم کہ کیست۔ شخص
مذکور از دہات قزوین پسر کربلائی سلیم دہقان بودہ۔ چونکہ کربلائی
سلیم آدم مومن و متقی می بودہ خواست پسرش ملا بشود و داخل
سلک[55] علما گردد بنا بر آں او را ایام جوانی برداشتہ آوردہ در
شہر قزوین. مکتب گذارد۔ پس از چند سال یوسف سراج بسن
بلوغ رسیدہ آثار رشد[56] بر خود مشاہدہ نمودہ برائے تحصیل علم
بہ اصفہان رفت۔ از آنجا نیز بعد از چند سال دیگر روانہ کربلا و نجف
معلّی گشتہ در مجالس علمائے معتبر تکمیل علوم شروع نمودہ ت

---

[51] بہم میخورد۔ منتشر ہو جاتی ہے۔ [52] متوقع۔ امیدوار
[53] تاریخ عالم آرا۔ ایک تاریخ ایران مصنفہ سکندر بیگ منشی
[54] وقائع صادرہ۔ پیش آنے والے واقعات
[55] سلک۔ لڑی۔ جماعت
[56] آثار رشد۔ عقل و دانائی کے علامات

مدید در آن مکانِ شریف مکث[۵۱] کرده بجمیعِ علومِ اسلامیه واقف
گردید۔ چون در اکثر امور به تقلباتِ[۵۲] ملّاها برخورد[۵۳] شد از این
صنف[۵۴] نفرت بهم رسانید نخواست خود را داخل زمرهٔ این طائفه
نماید۔ از کربلا مراجعت کرده وارد همدان شده در آنجا نزد استاد
خلیل، در سن چهل سالگی در مدت یکسال صنعتِ سراجی آموخته
بقزوین مراجعت کرد زیرا که بجهت پایهٔ تخت بودنِ قزوین رواج
این صنعت در آنجا زیاده ترقی نمود۔ بعد از ورودِ قزوین "تاهل[۵۵]
اختیار کرده دکانی باز میکند و بر پنج کسب خود مشغول عیالداری
و زندگانی می شود۔ چون مرد سلیم[۵۶] النفس نیکوکار بوده همیشه
حرکات ناشایستهٔ ملّاها و اربابِ مناصب خاطر او را مکدر داشته
از ذم و ضربِ آنها قادر بر حفظ[۵۷] زبانِ خود نمی توانست باشد
اگرچه این نوع سوزیهائے[۵۸] او دوستانِ صادق و خیراندیشی برائے او بهم بسته[۵۹]

---

۵۱ مکث۔ قیام۔ سکونت   ۵۲ تقلبات۔ فریب۔ مکاری

۵۳ برخورد شد۔ واقف ہوا   ۵۴ صنف۔ قسم۔ گروہ

۵۵ تاہل اختیار کردہ۔ نکاح کرکے   ۵۶ سلیم النفس۔ نیک دل

۵۷ حفظِ زبان۔ زبان روکنا   ۵۸ سوزیہا۔ گالیاں۔ لعن طعن

۵۹ ۔ بہم بستہ بود۔ حاصل کرلیے تھے۔

بود۔ وصلے آخر الامر باعث بدبختیٔ او شد۔ فردائے آں روز بر حسب فرمایش شاہی دو ساعت بہ ظہر ماندہ جمیع اعیان و اشراف و ارکانِ دولت و علما و سادات و ارباب مناصب از کلہ خدا گرفتہ تا وزرا در دربار شاہی حضور بہم رسانیدہ ہر کس جائے خود قرار گرفتہ در کمال سکوت و بیخبری منتظر بیروں آمدن شاہ بودند۔ دریں حال شاہ تاج بسر، دلوس[۱] جواہر نشان در دست بازوبند ہائے جواہر در بازو۔ شمشیر و خنجر مرصع[۲] در کمر ظاہر شدہ در اطاق دربار کہ یک ذرع از زمین مرتفع و سمت رو بحلق بالمرہ بے حایل و بازاست بہ تخت بالا رفتہ بہ نشست و روئے بجمعیت دربار نمودہ خطاب کرد:۔

"جماعت! اکنوں سال ہفتم است کہ بہ مشیت خدائے متعال بر شما پادشاہ ام۔ و از شما باہم خیلے راضی و خوشنود ام چوں بہ سبب ارادتے[۳] کہ بنجابزادۂ صفویہ داشتہ آیدچنیں اخلاص و صداقت اظہار کردہ آید۔ امروز بنا بر بعضے از سبب ہا کہ ابراز[۴] آں را برائے شما لازم نمی دانم، مجبورم کہ از سلطنت دست کشیدہ

---

۱ دلوس۔ گرزِ آہنی
۲ مرصع۔ جڑاؤ۔ جواہر نشاں جڑا ہوا
۳ ارادت۔ اعتقاد
۴ ابراز۔ اظہار

تخت و تاج را بکسے واگذارم[۵۱] کہ باین مرتبہ از من الیق و شایستہ تر است۔ ہماں شخص را زماں خاں سردار۔ وزیر مستوفی۔ مولینا جمال الدین و منجم باشی بہ شما نشان خواہند داد۔ باید کلاً بروید درکمالِ شکوہ و طنطنہ اورا آوردہ بالائے این تخت نشانیدہ مستقلاً بر خودتاں پادشاہ بدانید۔ وائے برحال کسے کہ از فرمایش من سر بپیچد و در اطاعتِ آں شخص تصور[۵۲] بعمل بہ آورد۔"

رشاہ حرفہا را تمام کردہ تاج را از سر برداشتہ روئے تخت گذارد و تمام لباسِ فاخرۂ خود را کندہ و شمشیر و کمر را باز کردہ لباسِ مندرسی[۵۳] پوشیدہ بخلق متوجہ شدہ میگوید)

اکنوں من از افرادِ ناس یک مردِ فقیر عباس پسر محمد و دیگر را نجوئید کہ نخواہید یافت۔ خدا حافظ! من رفتم رومی رود احضارِ مجالس حیراں ماندہ نمیدانستند کہ این کیفیت را بچہ حمل[۵۴] کنند۔ شاہ از آنجا بحرم خانہ رفت۔ جملہ حرمہا در حرم خانہ بفرمایش شاہ در یک تالاے جمع آمدہ منتظر قدوم او بودند۔ شاہ با ہماں لباس

---

۵۱ واگذاردم۔ چھوڑدوں۔ حوالہ کردوں

۵۲ تصور۔ کمی۔ کوتاہی ۵۳ مندرس۔ پرانا

۵۴ حمل۔ منسوب

مندرس پیش حرمها آمده خوبانِ حرم او را به این هیئت دیده
خواستند قاه قاه بخندند۔ اما نگاهِ مهیب شاه و قیافه‌اش از این
حرکتِ آنها مانع شد نتوانستند خنده کنند۔

شاه ۔ (در آن حال به خواجه باشی می فرماید) ملا رسول را با دو نفر
رفیقِ او بحضورِ من بیار

(ملا ها پیش از وقت در بیرون حاضر شده بودند۔ بحضور آمده
شاه به نشستنِ آنها اشاره نموده۔ بعد رو به حرمها کرده خطاب میکند)

"هم فراشهای[1] عزیزِ من! من در کمالِ افسوس مجبورم که
خبر بدی به شما اعلام[2] کنم۔ اکنون معلوم شما بوده باشد که من
دیگر پادشاهِ ایران نیستم۔ من دیگر دولت و عمارت ندارم
که شما را با زینت و زیور در اطاقهای عالیشان نگاه دارم۔ من یکی از
افرادِ ناس فقیر و بیچیزم۔ لابدم[3] که طلاقِ شما را بیان بکنم و
شما را آزاد کنم بهر کس میل داشته باشید اختیار نمائید" (بعد رو به
ملا رسول کرده می فرماید) صیغهٔ[4] طلاق اینها را جاری کن"

---

[1] هم فراش۔ هم بستر۔ هم خوابه یعنی بیوی۔

[2] اعلام۔ اعلان۔ اطلاع۔ [3] لابدم۔ مجبور ہوں۔

[4]۔ صیغهٔ طلاق کے مقررہ جملے۔ طلاق کی کاروائی۔

دلّا رسول طلاق همه را با حضورِ عدلین[۱] که همراه خود آورده بود جاری
کردند. چون خوبانِ حرم دیدند کارِ غریبی رو داده بسیار بخوف و
اضطراب افتادند. بجهتِ عدم اطلاع از چگونگی[۲] نفهمیدند که این چه
قضیه[۳] است. همگی حیران ماندند. پس از تمام شدنِ قرائتِ طلاق
بفرمایشِ شاه کاغذِ عقد[۴] آنها را خواجه مبارک پاره کرد.

شاه دوباره به خوبانِ حرم متوجه شده گفتند)

اگر از شما هر کدام بفقر و قناعت راضی شده مرا که عباس
پسرِ محمدم بشوهری قبول کند از نو باین عبادت برائے او صیغهٔ
نکاح را جاری خواهم کرد.

حرمها کلاً از نو[۵] راضی شدند که منکوحهٔ شاه شوند بجهت اینکه
شاه جوان و خیلی خوش شکل[۶] بود. و دیگر هم حرمها این امر را مثل
شوخی و ظرافت یک چیزے می پنداشتند و هرگز بعقلِ شان
نمی رسید که شاه عباس. عباس پسرِ محمد بشود. اما از میان آنها
دو نفر دلبر خوبه بود که بخلافِ رضائے خود شان بحرم خانهٔ شاه

---

۱ عدلین۔ دو عادل گواه
۲ چگونگی۔ کیفیت
۳ قضیه۔ واقعه۔ قصه
۴ کاغذِ عقد۔ نکاح نامه
۵ از نو۔ از سرِ نو
۶ خوش شکل۔ خوبصورت

افتادہ بودند در غایت شرم و صدائے آہستہ عرض کردند
"ما بمفاخرتِ[1] منکوحۂ شاہ بودن از بخت و درجۂ خود مان کمالِ خوشنودی را داشتیم۔ حالا از این بخت محروم شدیم ہرگز عباس پسر محمد را شوہر کردن برائے ما گوارا نخواہد شد۔"
ہماں ساعت ہردو مرخص شدند۔ یکے از آنہا دختر گرجی بود۔ والئ گرجستان بشاہ پیشکش فرستادہ بود۔ فردائے ہماں روز با پسر عموئے خود ہمہ جواہرات و ملبوساتِ خود را برداشتہ با پول زیاد مراجعت بوطن خود کرد۔ در گرجستان بہ تفصیلِ حالِ او باور نمی کردند۔ ہیچ فرض می نمودند کہ او گریختہ است و می خواستند کہ باز بگردانندش۔ اما نمی دانم چہ واقع شد کہ او را فراموش نمودند۔ و این دختر بجوان گرجی شوہر کردہ تا آخر عمر در گرجستان بسر برد۔
دلبرِ دیگر دختر تاجرے از اہلِ قزوین بود کہ نامزد جوان خوش روئے ہم داشتہ است۔ بجہت خوشگلی دلالہائے شاہ اسبابِ چیدہ از پدرش گرفتہ داخلِ حرم خانۂ شاہ کردہ بودند۔ کیفیت مذکور را وسیلۂ وصول بہ آرزوہائے خود پنداشتند بخانۂ

---

[1] مفاخرت۔ فخر۔

پدرش برگشت و نا مزد خودش رسید۔ نکاح سائز حرمہا مجدداً[۵۱] به عباس پسر محمدؐ خوانده شد بخواجه باشی امر کرد که ہمه را ہم ل ساعت برداشته بخانۂ معیّن و معهودؔ[۵۲] در سیر کوچه رشتی قزوین ببرد برساند و خود به دربارِ شاہی مراجعت نماید۔ بعد عباسِ پسر محمدؐ از حرم خانه بیرون آمده رفته رفته از چشمها ناپدید می شود

دکانِ یوسف سراج سمتِ مشرقِ میدانِ مسجد شاه واقع بود۔ دو ساعت از ظهر گذشته یوسف سراج فریضۂ[۵۳] ظهر را ادا کرده نشسته دستهٔ جلوئے[۵۴] که مشتری[۵۵] سفارش کرده بود باید ہماں روز به دست گرفته مے دوخت که تمام کند خلفِ[۵۶] وعده نشود دو نفر از دوستانش پیش او نشسته به صحبت گوش میدادند از گرانیٔ شهر شکایت میکرد۔ می گفت که مردمانِ بیچارۂ فقیر امسال ہمگی از دست رفته[۵۷] مضطر و پریشان شده اند و در آں سال که از خشک سالی به اکثر محصولاتِ اطرافِ قزوین

---

۵۱ مجدداً۔ از سرِ نو ۵۲ معهود۔ مقرر
۵۳ فریضۂ ظهر۔ ظهر کی نماز فرض ۵۴ جلو۔ لگام۔ باگ
۵۵ مشتری۔ خریدار ۵۶ خلفِ وعده۔ وعده خلافی
۵۷ از دست رفته۔ بے اختیار ہوکر۔

آب نرسیده سوخته عمل نکرده و ہمیں کیفیت باعث گرانی شده بود
یوسف سراج میگفت :- "تعجب دارم ازایں دولت که برائے
آب آوردن به قزوین ہزار قسم استطاعت و قدرت دارد۔ امّا
چناں در غفلت غنوده است که اصلاً باین امر ملتفت نشده
بحالِ رعیت و رونق پائے تختِ خود توجہ نمیکند" دریں حال
از سمت مغرب میدان گردشِ ابر بلند شده یوسف سراج سوزن
بدست سرش را بالا کرد۔ و دید که یک اثاثه پیدا شد و اصلاً بخیالش
نرسید که ایں اثاثه[۱] و تدارک برائے او است۔ دوازده
نفر شاطر[۲] چابک رخت در بر۔ کلاهِ چهار گوشه بر سر و پشتِ سر
آنها دوازده بیرقدار[۳] بیرق و علمهائے شاهی بدوش گرفته دسته
پیش خدمتان با یک مجمعے سرپوشیده بر سر یکے۔ دسته فراش
ترکها[۴] بدست۔ عقب آنها میر آخور[۵] اسپ ترکمانی در یدک[۶] زین

---

[۱] اثاثه و تدارک۔ ساز و سامان۔
[۲] شاطر۔ شاہی گھوڑے کے آگے دوڑنے والا
[۳] بیرقدار۔ علم بردار [۴] ترکها۔ ترکہ یعنی چوب
[۵] میر آخور۔ اصطبل کا داروغہ
[۶] یدک۔ کوتل گھوڑا جس پر کوئی سوار نہ ہو۔

یراق[۵۱] جواہرنشان در پشت اسپ درخت مُرصّع بہ سرآں زدہ
سینہ بند مروارید بہ سینہ اش بستہ۔ دعا باقئ زمرّد بگردن آویختہ
بعد از رہنما مُلّا باشی۔ زمان خاں سردار وزیر مستوفی مولانا جمال الدین
منجّم باشی با علمائے کرام و ساداتِ عظام و سایر اعیان و اشراف
و ارباب منصب و یک دستہ پیادہ و یک دستہ سوارہ درکمال شکوہ
و آرامی[۵۲] می آمدند۔ چنانکہ دمِ[۵۳] دکان یوسف سراج رسیدند
ہمگی ایستادند۔ مُلّا باشی و سردار پیش آمدہ بہ یوسف سراج تعظیم
کردند یوسف سراج بلند شدہ تواضع[۵۴] نمود درکمالِ تعجب۔ بعد
گفتار آمدہ میگوید۔

"استاد یوسف از تقدیراتِ قضا امروز شما پادشاہ ہستید
تختِ سلطنت ایران الآن از وجودِ شاہِ عباس خالی است۔ مارا
سرفراز و خوش بخت بکنید۔ بدربار شاہی تشریف فرما بشوید کہ جلوس[۵۵]
ہمایوں واقع گردد۔" اما یوسف سراج درکمالِ حیرت از کیفیت
بیخبر باوجود اینکہ حقیقتِ امر را پیش چشم خود مے دید کہ تمام

---

۵۱ یراق۔ گھوڑے کا ساز ۵۲ آرامی۔ اطمینان و سکون
۵۳ دمِ دکان۔ دکان کے دروازے پہ
۵۴ تواضع نمود۔ آداب بجا لایا ۵۵ جلوس۔ تخت نشینی

ارکانِ دولت در جلو ایستادہ ملّا باشی کہ این حرفہا را می زند از مردمانِ متینِ ایران حساب می شود ولے مطلب بمرتبۂ غریب وعجیب بود کہ ہرگز نمی توانست اعتبار کند۔ عاقبت ناچار بمقام جواب برآمدہ می گوید :-

" مخدومِ من ملّا باشی! من در ایران جنابِ شما را از مردمانِ متین می پندارم۔ نمی دانم خدا نکردہ! دیوانہ شدہ آید یا بنگ اندوختہ[1] آید کہ این قبیلِ سخنان را متکلم شدہ بہ روئے من زنید۔[2] من بابائے ہستم سراج فقیر۔ من کجا و تاج کجا! واللہ نمی فہمم حرکاتِ شما را بچہ حمل کنم مات[3] و متحیر ماندہ ام۔ توقع چاکرانہ دارم کہ متعرض بندہ نشوید۔"

بعد زماں خان سردار جواب میدہد :-

" امروز شما قبلۂ عالم و ما ہمہ غلام و سگ آستانِ شما ہستیم از شما توقعِ چاکرانہ نسبت بہ امثال ما ہا دیگر مناسب نیست۔ شما فرمایش[4] خسروانہ را شایستہ اید کہ فرمایش بکنید۔ ما نہ دیوانہ

---

[1] بنگ اندوختہ اید۔ بھنگ پی ہے۔
[2] بہ روئے من زنید۔ میری ہنسی اڑاؤ۔
[3] مات۔ حیران [4] فرمایش خسروانہ۔ شاہی حکم

شده ایم و نه بنگ خورده ایم ہمگی با عقول سلیمه و شعور کامله هستیم. اما تقدیر حضرت باری را تبدیل و تغییر نیست. امروز در محل ممالک ایران سلطنت شما مسلم است. بنا بقول جناب منجم باشی به دربار شاهی تشریف فرما بشوید که جلوس ہمایون واقع شود (بعد رو میکند به پیش خدمتان) خلعت شاهانه را بیاورید قبله عالم را بپوشانید۔

پیش خدمتها مجمعه[۱] را که خلعت شاهانه گذاشته شده بود دست گرفته قدم پیش نهاده داخل دکان مے شوند۔ مجمعه را زمین گذاشته شروع میکنند بکندن رختهائے کهنه یوسف سراج و پوشانیدن خلعت شاهانه بر تن وے۔ مخالفت بجائے کمی رسید۔ یوسف سراج در مقام تسلیم ایستاده که عقلا خواهش خود را بعمل بیاورند۔ چوں لباس پوشیدن تمام شد۔ میرآخور اسپ مرصع[۲] رخت را پیش کشید۔ یوسف سراج را سوار کردند۔ اثاثه و دستگاه[۳] بقرار سابق روانه دربار شاهی گردیده قدم به قدم صدائے "برو بید۔ برو بید!" فراشان میان کوچها به عرش بریں بلند شد

۱؎ مجمع۔ سینی۔ خوان ۲؎ مرصع رخت۔ جڑاؤ سازو سامان

۳؎ دستگاه۔ ساز و سامان

تمام اہلِ قزوین ذکوراً[1] و اناثاً۔ صغیراً[2] و کبیراً در پنجرہ[3] ہا و پشت
بامہا رفتہ مشغول نظارہ گردیدند۔ و بجہتِ عدم اطلاع از کیفیت
ہمگی در حیرت بودند۔ در درب[4] دربارِ شاہی فراشہا یوسف سراج را
از اسپ پیادہ کردند۔ ملّا باشی و زمان خاں سردار بازوش را
گرفتہ با کمالِ تعظیم بہ اُطاقِ عمارت داخل کردند و بر تختِ
سلطنت نشانیدند۔ ارکانِ دولت۔ علما و سادات و اعیان و اشراف
و اربابِ مناصب جلو اُطاق صف کشیدہ دست بہ سینہ ایستادند
مُلا باشی دعا خواندہ تاجِ سلطنت را بہ سرِ یوسف سراج گذارد
و شمشیر را با کمرِ مرصع[5] بکمرش بست۔ بازو بند ہائے جواہر را از بازوش
آویخت۔ دبوسِ[6] مکلل را بہ دستش داد۔ باز دعائے خواندہ
رو بخلق کردہ گفت "مبارک باد بگوئید" صدائے مبارک باد
بہ آسمانِ بالا رفت۔ و از عمارت ہائے بارگاہ عکس صدا تکرار یافت
کرہ نائے[7] شادیانہ کوبیدن گرفت۔ در آں اثنا از سرائے شاہی

---

[1] ذکوراً و اناثاً۔ مرد زن
[2] صغیراً و کبیراً۔ چھوٹے بڑے
[3] پنجرہ۔ کھڑکی
[4] درب۔ دروازہ۔ پھاٹک
[5] کمرِ مرصع۔ جڑاؤ پیٹی یا کمربند
[6] دبوس مکلّل۔ جڑاؤ گرز
[7] کرّہ نا۔ نقارہ

تفنگے[۵۱] بر آسمان انداختند۔ بنا بر این علامت در خارج شہر از توپہائے قلعہ صد و دہ تیر توپ[۵۲] شلیک[۵۳] کردند۔ اگرچہ بعد از سعدی و حافظ شعر در ایران خیلے تنزل یافتہ اشعارِ شعرا کلّاً[۵۴] بے مضمون و محض لفاظی و پوچ شدہ بود۔ امّا باز بحمد اللہ در ہماں حال چند نفر شاعر ماہر صاحب جوہر بدیہہ گو پیدا گشت کہ برائے جلوس ہمایوں قصائدِ غرّا[۵۵] انشا کردہ تخت نشستن یوسف شاہ را تعریف و خود او را در حکمت بہ سلیمان در سخاوت بحاتم در شجاعت بہ رستم۔ در قدرت بہ قضا و قدر تشبیہ و تمجید[۵۶] کردہ از نظر گذشتند۔ و تاریخِ جلوس او را نکتہ سنجانِ قزوین چنیں یافتند ؎

شاہ خوباں بود یوسف ما لیک او شاہِ ملک ایراں شد

چوں ایں اعمال بہ انجام رسید۔ ملّا باشی بمردم اعلام کرد کہ مرخصید۔ ہمہ از دربارِ شاہی بیروں رفتند۔ ہمیں یوسف شاہ بر سرِ تخت و آغا مبارک با چند نفر خواجہ ہائے دیگر و عظیم بیگ

---

۵۱ تفنگ۔ بندوق ۵۲ تیر توپ۔ توپ کا فیر

۵۳ شلیک کردن۔ سلامی کرنا ۵۴ کلّاً۔ سب

۵۵ غرّا۔ روشن و اعلیٰ ۵۶ تمجید۔ تعریف کرنا

پیش خدمت باشی با چندِ نفر پیش خدمت در جلو او و فراشہائے چند در بیرونِ اُطاق ماندند۔ یوسف شاہ در عالمِ حیرت بہ فکر پیچیدہ شدہ پس از لمحۂ رو بہ آقا مبارک کردہ پرسید "شما کہ ہستید؟" آغا مبارک جواب داد "ما چاکرانِ مخلص خواجگانِ حرم من بزرگ اینہا و اینہا ہمہ تابعین و زیر دستانِ من اند" بعد رو بہ پیش خدمتہا کردہ پرسید "شما کہ ہستید؟" عظیم بیگ پیش خدمت باشی جواب داد کہ "ما نوکرانِ کہین شما پیش خدمتہا من رئیس وا اینہا مرؤس[1] و تابعانِ من ہستند"۔ یوسف شاہ پرسید پس آنہا نیکہ در بیرون ایستادہ اند کہ ہستند۔ عظیم بیگ جواب داد کہ "آنہا طائفۂ فراش است کہ ہمیشہ برائے خدمت کمر بستہ اند" یوسف شاہ فرمود "شما ہمہ بیرون بروید۔ آغا مبارک! زیر دستانِ شما ہم بیرون بروند (فوراً ہمان رہمہ غائب شدند)

یوسف شاہ۔ (آغا مبارک را پیش خود خواندہ گفت) "از بشرۂ[2] شما می بینم کہ باید آدم خوب باشی۔ ترا بخدا[3] بمن بگو بہ بینم باعث این قضیہ چیست؟" چون شما ہمیشہ اندرون شاہ عباس بودہ اید ممکن نیست

---

[1] مرؤس۔ محکوم۔ زبردست

[2] بشرہ۔ صورت۔ چہرہ [3] ترا بخدا۔ تجھ کو خدا کی قسم

که این قضیه معلوم شما نشده باشد؟

آغا مبارک هم که همیشه باید پشتِ درب اُطاق شاه عباس برائے انجامِ خدمت حاضر بوده باشد از وقایع دیروز گذشته اطلاع تمام داشته از احوالات همه ارکانِ مشورت خبر داشت و واقعاً شخصے آدم صاف صادقے بود فکر کرد که در سوال قبلهٔ عالم حقیقت را پنهاں کردن جائز نیست۔ گذارش را از ابتدا تا انتها به یوسف شاه نقل نمود۔ یوسف شاه باز پرسید "پس شاهِ عباس کجا است؟" جواب داد "که بلباس گدائے ملبّس شده ناپدید گردید معلوم نیست کجا است۔"

یوسف شاه مرد عاقل و از کو اکب هرگز ترس و واهمه نداشت گر این ترقی غیر متعارف[۵۱] وحشت و خوفے بر قلب او انداخته بود با وجود این قبیل خیالات از سلطنت کناره کردن را هیچ وجه چاره ندید و ناچار به اجرائے امور سلطنت تن در داده[۵۲] اقدام[۵۳] به کار پادشاهی کرد ابتدا آ اسد بیگ فراش باشی را احضار نموده فرموده

---

[۵۱] غیر متعارف - جس کا پہلے سے علم نہ ہو۔
[۵۲] تن در دادن - راضی ہونا
[۵۳] اقدام کردن - پیش قدمی کرنا

"که الآن دو از ده نفر فرّاش همراهِ خود بر می داری می روی آخوند صمد مُلّا باشی و زمان خان سردار و میرزا حسن وزیر و میرزا یحییٰ مستوفی و میرزا صدر الدین منجّم باشی و مولانا جلال الدین را گرفته می بری بزندانِ ارک[1] می اندازی بر می گردی می آئی انجام فرمایش را بمن عرض میکنی (اسد بیگ سر فرود آورده روانه می شود) بعد عظیم بیگ خدمت باشی را احضار کرده می فرماید که "سفارش[2] کن برائے من شام حاضر کنند که امروز چیزے نخورده ام ـ پیش خدمت باشی عرض میکند که سفارش کرده ام آشپزها[3] برائے شام[4] مشغولِ حاضر کردنِ طعام هستند. شاه فرمود که پس شما و خواجه باشی بیائید۔ اُطاقها و حرم خانها را یکے بیکے بمن نشان بدهید و معلوم کنید که اُطاق[5] استراحت من کدام است۔ پیش خدمت باشی و خواجه باشی جلوِ شاه اُفتادند۔ یکے بیکے اُطاقهائے اندرون را نشان دادند سطح اطاقِ اوّلی با فرشهائے الوان مفروش و دیوار و سقفش با اشکال گل و گیاه و مرغهائے عجیبه منقوش شده بود۔ اُطاق دوّمی نیز هم چنین

---

[1] زندان ارک ـ قلعه کا قید خانه

[2] سفارش ـ حکم

[3] آشپز ـ باورچی

[4] شام ـ رات کا کھانا

[5] اطاق استراحت ـ سونے کا کمره

فرشها فرش و دیوارش بالتصویر پادشاہان گذشتہ وشاہزادگانِ نسل صفویہ نقش بود- دیوار اطاقِ سیمی تمثالِ[1] پادشاہان سلسلۂ ایران را کشیدہ بود- در دیوارِ چہارمی صورت پہلوانانِ قدیم ایران و دیو ہائے مازندران کہ فردوسی نوشتہ است تصویر کردہ دیوہا را با شاخ ودم و جنگ کناں نمودہ بودند- دیوار اطاقِ پنجمی صورت جنگہائے راکہ مابین شاہ اسمٰعیل صفویہ بار ایرین اتفاق افتادہ بود رقم زدہ کردہ بودند- در دیوار ہائے اطاقہائے حرم خانہ شکلہائے پسرہائے راکہ دستۂ گلہا بدختر ہا تواضع[2] میکردند و دخترہائے راکہ برائے پسرہا پیالہ میدادند نقاشی کردہ بودند- و در ہر اطاق رختِ خواب حاضر بود- یوسف شاہ یکے از اطاقہائے حرم خانہ را برائے استراحت خود مقرر فرمودہ از خواجہ باشی پرسید کہ اطاقِ[3] زینت ہمہا کدام است- خواجہ باشی عرض کرد کہ آں اطاق بالائی است اما درش قفل است- کلیدش پیش آقا حسن صندوق دار است- بفرمایش شاہ پیش خدمت باشی ہماں ساعت صندوقدار را حاضر کردہ درب اطاق زینت را باز کردند و بہ شاہ نشان

---

[1] تمثال- تصویر
[2] تواضع میکردند- پیش کرتے تھے
[3] اطاقِ زینت- عورتوں کے زیورات اور کپڑوں کا کمرہ

دادند۔ اُطاق بزرگے بود از ہر طرف صندوقے چیدہ شدہ در صندوقہا را برداشتند۔ زیور و زینتہائے عجیب و غریب بہ شاہ نشان دادند۔ از آن جملہ شالہائے گرانبہائے کشمیری لباسہائے لطیفِ زنانہ و پارچہ ہائے پاکیزہ ابریشمی۔ گلہا و گوشوارہا و انگشتر ہائے جواہر و گردن بند ہائے مروارید ممتاز۔

یوسف شاہ سہ دختر داشت۔ بزرگش چہاردہ۔ وسطی دوازدہ و کوچکے ہشت سالہ بودند۔ و دو تا پسر داشت شش سالہ و چہار سالہ۔ برائے ہر یکے از دختر با یک گل و دو گوشوارہ۔ یک انگشتر و یک گردن بند و یک دست لباس و یک شال رضائی و برائے زنش یک شالِ رضائی و یک دست لباس سوا کردہ بخواجہ باشی تسلیم نمودہ فرمودہ کہ اینہا را می بری در کوچۂ دیمیِ قزوین خانۂ قدیمی من۔ بزنِ من میرسانی۔ میگوئی کہ از بابت من اندیشہ نداشتہ باشند۔ فردا پسرہائے مرا بحضور من روانہ کنند۔ آقا مبارک اشیا را بہ دو نفر فراش دادہ

۱؎ گوشوارہ۔ بُندا ۲؎ گردن بند۔ گلو بند۔ مالا

۳؎ دست۔ ۶ عدد کا سٹ

۴؎ سوا کردہ۔ منتخب کردہ۔ علیحدہ کرلیے۔

برداشتند رفتند۔ آفتاب غروب کرد۔ شاہ بعجب تکلیف پیش خدمت باشی بہ اطاق اوّلی مراجعت نمود۔ دید شمعدان ہائے طلا روشن کردہ سفرۂ[۵۱] شاہانہ گستردہ شدہ است۔ اوّل وضو گرفتہ نمازِ[۵۲] شام و خفتن را ادا کرد۔ بعد سر سفرہ نشست۔ پیش خدمتہا طعام ہائے رنگا رنگ حاضر کردند۔ شاہ خورد۔ سیر شد۔ سفرہ را برداشتند آفتابہ لگن آوردند۔ شاہ دست شست قہوہ آوردند خورد۔ قلیان[۵۳] دادند کشید۔ در این حال فراش باشی داخل و انجام فرایشِ شاہ را عرض کرد۔ شاہ فرمود "بسیار خوب مرخصی بروید"

بعد آغا مبارک برگشتہ رسانیدن اشیا را عرض نمود گفت "زن و دخترہائے شاہ از تحف[۵۴] مرسولہ نہایت وجد کردند از بابت شما اندیشہ نداشتند۔ ولے ازیں قضیۂ غیر مترقبہ[۵۵] بسیار

---

[۵۱] سفرہ۔ دسترخوان۔ اس لفظ میں ہمیشہ سین پر زبر پڑھا جاتا ہے۔

[۵۲] نمازِ شام۔ نمازِ مغرب۔ نماز خفتن۔ نمازِ عشا۔ شیعہ لوگ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ مغرب کے وقت پڑھ لیتے ہیں۔

[۵۳] قلیان۔ حقہ

[۵۴] تحف مرسولہ۔ بھیجے ہوئے تحفے

[۵۵] غیر مترقبہ۔ خلافِ اُمید۔

دل خوشی و شادی داشتند۔ از غایت خوش حالی در می جستند۔ می رقصیدند شاہ از طرف زن و فرزند خاطر جمع شد۔ از خواجہ باشی و پیش خدمت باشی پارۂ[۵۱] احوالات می پرسید۔ ساعتِ[۵۲] چہار شد برغاست بخوابگاہ خرامید۔ رختِ خواب انداختند بہ پیش خدمت باشی فرمود کہ بموکلین[۵۳] قراولہا[۵۴] بسپار[۵۵]۔ موافقِ قرار سابق در ہر جا قراول بگذارند اینہا بہ رختِ خواب رفتہ خوابید۔ پیش خدمت باشی و خواجہ باشی ہر یک بمقام خود رفتند۔ فرداے آں روز یوسف شاہ بہ اطاقِ[۵۶] سلام تشریف آورد۔ ملا رمضان و قربان بیگ و میرزا جلیل و میرزا ذکی را کہ از دوستانش بودند و وثوقِ کامل در ہر خصوص[۵۷] برآنہا داشت احضار فرمود۔ منصبِ ملا باشی گری را بہ ملا رمضان داد۔ سرداری را بہ قربان بیگ محوّل[۵۸] نمود با لقب خانی

۵۱ پارۂ احوالات۔ کچھ حالات

۵۲ ساعتِ چہار سے مراد ہے رات کے دس بجے جس وقت ہندوستان میں شام کے چھ بجتے ہیں۔ ایران میں بارہ بجتے ہیں۔ اس لئے یہاں دس بجے کے وقت وہاں چار بجیں گے۔

۵۳ موکلین۔ ذمہ دار افسر

۵۴ قراول۔ چوکیدار۔

۵۵ بسپار۔ حکم دے

۵۶ اطاق سلام۔ دربارِ عام کا کمرہ۔

۵۷ خصوص۔ ہر معاملہ

۵۸ محول نمود۔ سپرد کیا۔

وزارت را بہ میرزا جلیل سپرد۔ لقب مستوفی[1] گری را بہ میرزا ذکی بخشید۔ منصب منجم باشی گری را بالمرہ[2] گذارد[3] کہ ایں منصب بجز ہنر برائے دولت و ملت منفعتے ندارد فرمود:۔
بتمامئ ولایت و حکام اعلام[4] نامہ و حکم موکد[5] بفرستند کہ بعد ازیں ہرگز بدون تجویز شرع شریف مسلمانی را بہ مورد مواخذہ[6] نیاورند محض ہوائے نفس کسے را جریمہ نکنند۔ از حکم بہ قتل و گوش[7] و داغ کردن و چشم کندن احتراز نمایند۔ و علاوہ بر حکام اعلام جاسوسانِ معتمد معین کردند۔ بروز از احوالِ ولایت و حوائج خلق خبردار شدہ بغرض برسانند۔ یوسف شاہ جاسوساں را بحضور خواستہ گفت کہ از جانبِ من بہ حکامِ ولایت اعلام می کنید۔ از خدا بترسند بکارہائے ناحق فتوےٰ ندہند و نکنند۔ خلق را نچاپند[8]

---

[1] مستوفی گری۔ سکریٹری کا عہدہ

[2] بالمرہ۔ یک قلم۔ سرے سے   [3] متروک گذارد۔ موقوف کردیا۔

[4] اعلام نامہ۔ اطلاعنامہ   [5] موکد۔ تاکیدی

[6] بہ موردِ مواخذہ نیاورند۔ گرفت و بازپرس نہ کریں۔

[7] گوش و داغ کردن۔ کان اور ناک کاٹنا۔

[8] نچاپند۔ نہ لوٹیں۔

مالِ شاں را بیغما[۵۱] برند۔ رشوت نگیرند۔ یقین بدانند کہ ایں نوع
حرکت عاقبت باعث بدبختی و ہلاکت آنہا خواہد شد۔ مکرر مشاہدہ
کردہ اند کہ ہر کہ بایں نوع رفتار دولت جمع کردہ آخر سر خود را
دادہ اند و یا بکمالِ بدبختی و ذلت و مسکنت[۵۲] دوچار شدہ اند
در ایران ہرگز دولت ہائے کہ بایں قسمہا جمع شدہ است ہیچ وقت
برائے ہیچ خانوادہ دوام و ثبات نکردہ است۔ ایں ہمہ کرور
کرورِ دولتِ جعفر خاں دامغانی کو؟ اغنام[۵۳] و احشام سلیم خاں
قراگوزلو کجا رفت؟ املاکِ میرزا تقی شیرازی چہ شد؟ پادشاہان
ایران ہمیشہ وقتے دیدند کہ ہر کس از صاحبِ منصبہا پول زیادی
جمع کردہ است بدولتے رسیدہ است۔ میدانند مالِ رعیت و لوکر
است کہ بیغما و رشوت بردہ است ہماں ساعت بہ بہانہ او را
بمقام مواخذہ کشیدہ ہر چہ داشتہ است از دستش می گیرند و
خودش را می کشند و یا بذلت و مسکنت می اندازند۔ ایں حالت
حکامِ ولایات ما بسیار شبیہ است بہ زالو[۵۴] ہائے کہ خون مکیدہ[۵۵]

---

۵۱ یغما۔ لوٹ — ۵۲ مسکنت۔ مسکینی۔ محتاجی

۵۳ اغنام۔ لوٹ کا مال

۵۴ زالو۔ جونک۔ قدیم کتب لغت میں زلو ہے۔ معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں الف کا اضافہ ہوگیا ہے

۵۵ مکیدن۔ چوسنا۔

گنندہ[51] دکلفت شدہ باشند۔ صاحبِ زالوم نہا را گرفتہ فشار سے باید کہ ہمۂ آں خونہا راقے کنند۔ بعضے ہمیں جہت بمیرند و بعضے بہ ضعف و نقاہت بسر برند۔ فاما اگر حکام نیک نفس و بہ روزی حلالِ خود قانع باشند ہمیشہ در درجۂ خود باقی و در نظرِ خلق معزز و محترم و در پیشِ پادشاہ مکرم خواہند بود۔ و روز بروز رتبۂ آنہا انزدیاد ہم خواہد کرد۔ بعد از تلقینِ ایں حرفہا جاسوسان را مرخص نمود۔ دوبارہ فرمود مبلغ باج و خراج را تا بمقدارِ[52] معتدلہ تخفیف بدہند و امر کرد در ہمہ جا راہ ہا را تعمیر کنند و در منازل و مکانہائے لازمہ پلہا و کاروانسراہا بسازند و در ہر ولایت شفاخانہا بنا کنند و مدرسہا باز نمایند۔ و جاہائے بے آب آب در بیاورند و زنانِ بیوہ۔ ایتام[53]۔ شل[54] و کور ہا را اعانت و حمایت لازم دانند و در ولایت باہر بے سروپا[55] خود سرانہ خود را بہ سلکِ علما داخل نکنند و دریں خصوص از ملا باشی اجارہ بگیرند۔ و صنفِ علما در ہر جا زیادہ بر مقدارِ کفایتِ حاجتِ خلق دخیل عمل نشوند۔ و برائے

---

[51] گندہ دکلفت۔ دونوں کے معنی موٹا

[52] مقدارِ معتدلہ۔ مناسب مقدار

[53] ایتام۔ جمع یتیم

[54] شل۔ اپاہج

[55] بے سروپا۔ ذلیل و کمینہ

همهٔ علما بقدرِ کفاف[1] گذرانِ آنها از خزینهٔ عامره وظیفه قرارداد
که وظیفهٔ دولت را خورده به سلطنت محبت پیدا کرده اربابِ
مناصب دولت و نوکرانِ خدمتِ شاهی را اهلِ ظلمه خطاب نکنند
و امرِ مرافعه[2] را که از عمدهٔ لوازم سلطنت است از دست علما
گرفته به عملهائے اربابِ مناصب واگذار کرد که ملت از بابت مرافعه
خود را محتاج علما نه پندارند۔ همین قدر آنها را مرجع بدانند تا از
سلطنت دور نه افتند۔ و فرمود وجوهِ بر[3] در هر ملک به چهار نفر از عملهٔ منتقل
شده بفقرائے ولایت از روئے دفتر صرف بشود و حسابِ آن را بدیوان[4]
همایون بنمایند۔ تا بعضے از آنها از وجوه بر بهره یاب و بعضے دیگر
محروم نمانند۔ و دیگر فرمود که خمس و مالِ امام را نه دهند تا اولادِ
رسول (علیه الصلوٰة والسلام) از ذلت سوال آزادی یابد۔ مثلِ سائرهٔ
مردم بکسبِ خود وجهِ معیشت تحصیل کنند و درین خصوص علمائے
معتبر برائے یوسف شاه از کتبِ فقه فتواها استخراج[5] کرده نشان
دادند۔ به ولایات اعلام نامه فرستاد که کسے من بعد[6] جرأت پیشکش

۱؎ کفاف۔ ضرورت پورا کرنا — ۲؎ مرافعه۔ عدالت
۳؎ وجوه بر۔ خیرات و صدقه کا روپیه — ۴؎ دیوان همایوں۔ شاہی کچہری
۵؎ استخراج۔ نکالنا — ۶؎ من بعد۔ بعد ازاں۔ اس کے بعد

پائے انداز[۵۱] برائے شاہ و آمنائے[۵۲] دولت و چاکران درگاہ نداشتہ باشند۔ وہیچ کس بواسطۂ پیشکش تمنائے حکومت نہ نماید مگر حسنِ خدمت واخلاص و ارادت را وسائل تحصیل این مطلب بدانند۔ و مالیاتِ[۵۳] دیوان در ہر ولایت تحویلِ اشخاصِ امین و بہ اسم خزینہ دارِ آنجا بماند و مصارفِ سلطنت از روئے دفتر تعین یافتہ در اوقات لازمہ بخزینۂ ہمانجا حوالہ بدہند۔ و رعایا بالکل از حوالہجات معارف آسودہ حال بمانند۔ و دیگر برائے از دیادِ مداخلِ[۵۴] سلطنتے قرار گذارد کہ تجار و بیگ زادگان و خان زادگان و شہزادگان حتیٰ علما و سادات و سائرِ اصنافِ خلق از مداخلِ املاک در شہر ہا دہ یک[۵۵] و در دہات از بیست یک برائے خزینہ کارسازی نمایند و مواجب اہلِ قشون[۵۶] و سائر خدمتگاران اصلاً لا وصول نمایند کہ نقص سلطنت است بلکہ ہمیشہ از خزائنِ ولایات بلا تاخیر جاری شود۔ و از

---

۵۱ پائے انداز۔ ہدیہ۔ نذرانہ

۵۲ آمنا۔ امین کی جمع

۵۳ مالیاتِ دیوان۔ سرکاری روپیہ

۵۴ مداخل۔ آمدنیاں

۵۵ دہ یک۔ دسواں حصہ $\frac{1}{10}$

۵۶ اہلِ قشون۔ لشکر والے۔ سپاہی وغیرہ

قیمت ملا کے بیع[۵۱] و شرا می شود تومانے[۵۲] پنج شاہی[۵۳] موضوع[۵۴] و
برائے منافع و داخل خزینہ تسلیم خزانہ دار شود۔ قاعدۂ بیع و
شرط متروک گردد کہ صاحبان تنخواہ برائے وجود و معمولی این
قاعدہ برہن گرفتن و قرض دادن میل نمودہ ارباب حوائج را
مضطر و معطل میگذارند کہ ملک و مالِ آنہا را بقیمت نازل[۵۵] بیع
و شرط کنند باین امید کہ اربابِ حوائج بر وعدہ از استرداد[۵۶]
مال و املاک عاجز خواہند ماند۔

چون یوسف شاہ میدانست کہ میرآخور فصلِ تابستان بہ
بہانۂ چرائیے اسپانِ شاہی ییلاق[۵۷] رفتہ بردمان حول و حوش[۵۸] اذیت

---

۵۱ بیع۔ بیچنا۔ شرا۔ خریدنا۔

۵۲ تومان۔ ایران کا چاندی کا سکہ تقریباً ساڑھے چار روپیہ قیمت کا۔

۵۳ شاہی۔ ایران کا تانبے کا سکہ جس کی قیمت ہندوستان کے پیسہ سے زیادہ ہوتی ہے

۵۴ موضوع شود۔ لیا جائے۔ الگ رکھا جائے مراد یہ ہے کہ ہر تومان میں سے پانچ شاہی خزانہ میں داخل کرنے کے لئے نکال لیا جائے۔

۵۵ نازل۔ کم۔ اتری ہوئی۔ گری ہوئی ۵۶ استرداد۔ واپس لینا

۵۷ ییلاق۔ سرد مقام جہاں موسم گرما بسر کیا جائے۔

۵۸ حول و حوش۔ اطراف و اضلاع۔

زیادہ و جفائے بے اندازہ می رسانیدہ آنہا را می چاپید[۵۱] مال و منال شان را یغما می کرد۔

امیر توپخانہ مواجب جمع توپچیاں را از خزینہ برمیداشت و دینارے بہ ہیچ کدام آنہا نمیداد۔

خزینہ دار میان پول پادشاہ پولہائے قلب[۵۲] زیاد داخل کردہ بمردم می داد

بیگلر بیگئے[۵۳] قزوین رشوت خوار بود

داروغہ برائے انجام کار فقرا در مقابل اغنیا رو… را ایستی داشت

وکدخدا ہا کوچہ ہائے قزوین را ناتمیز[۵۴] نگہ می داشتند۔ ہمۂ آنہا را معزول کردہ بجائے آنہا مردمان معروف شایستہ تعیین فرمود

اخوند صمد ملا باشی در زندان ارگ از زندان بان خشنید کہ منصب او را بہ ہم چشم[۵۵] او ملا رمضان دادہ اند فجاۃً[۵۶] غصہ مرگ شد۔ یوسف شاہ

---

۵۱ می چاپید۔ دھوکا دیتا لوٹتا تھا   ۵۲ پولہائے قلب کھوٹے سکے

۵۳ بیگلر بیگی شہر کا سب سے بڑا حاکم

۵۴ ناتمیز۔ ناصاف   ۵۵ ہم چشم۔ ہمسر، ہمعصر

۵۶ فجاۃً۔ ناگہاں۔ یکایک

باز امر فرمود که کوچه هائے قزوین را کشاد کنند و درمیان کوچه هرجا
چاهے ظاهر است بپوشانند که آینده[۵۱] و رونده محفوظ باشند. و برائے
استماع[۵۲] عرض و داد مردم درسید گئے آنها قرار و قاعده گذارد. فرمود
که به فقرائے قزوین از انبار هائے پادشاهی گندم بدهند و مجلس
مشورتی برپا کرده از مردمانِ صاحبِ وقوف و مقنّی[۵۳] هائے ماهر جمع
شده برائے آب آوردن به شهر قزوین گفتگو و کنکاش به عمل آورده
دستور العمل و تدبیر مجلس را تحریراً بلحاظ[۵۴] بگذرانند. در آن اوان
بعضے از طائفه غالاند[۵۵] در قرب خلیج فارس در محلّے مسکنی گرفته بودند
همان روز ها از جانب آنها ایلچی با عمله خود واردِ قزوین شده که
با دولتِ ایران برائے تجارتِ طرفین شروطے بسته شود. ایلچی را
با عمله اش بحضورِ یوسف شاه آوردند. از نوازشاتِ شایسته و عقل
و فراست و قاعدۂ جهانداری او برائے ایلچی و عمله اش وجد[۵۶] و سرور

---

۵۱ آینده و رونده۔ آیندگان و روندگان

۵۲ استماع۔ سننا۔

۵۳ مقنّی۔ نہر کھودنے والا۔ یعنی آبپاشی کے فن کا ماہر۔

۵۴ بلحاظ گذارند۔ ملاحظہ کے لئے پیش کریں۔

۵۵ غالاند۔ ہالینڈ

۵۶ وجد و سرور۔ راحت و شادمانی

حاصل آمده بکلی نایل[1] مرام با تحف و هدایا مرخص و در کمال رضامندی معاودت نمودند۔

یک هفته از جلوس یوسف شاه گذشت هر روز از حسناتِ اعمال وعدالتِ اطوار اد انواع و اقسامِ علامتِ خیریت بمردم ظاهر می شد. برائے ایران ایّام فیروزی و انبساط و آوان سعادت و اقبال رو داد۔ لیکن چه فائده بنی نوع بشر در هیچ وقت بر روز خوب دوام نمی کند۔ گر پدر ما آدم و مادرِ ما حوّا را در بهشت چه[2] کم و کسرے بود که با زخلافِ امر خدا را کردند۔ و از بهشت رانده شدند۔ انسان همیں است۔

اهلِ قزوین که روز شتهائے[3] آدم را در دروازه قلعه آویزان ندیدند۔ و درمیدان شاه آدم کشتن۔ دار کشیدن۔ چشم درآوردن و گوش و داغ کردنِ میرغضب[4] را تماشا نمودند ایں کیفیت بر آنها خیلے غریب آمده۔ اول گفتند۔ پیداست که ایں پادشاه تازه بسیار رحیم دل و بردبار است لیکن بعلم و رحم او بخشا دارد

[1] نایل مرام۔ مقصد میں کامیاب [2] چه کم و کسرے بود۔ کیا کمی اور کسر تھی۔
[3] شتهائے آدم۔ کھال کھینچی ہوئی لاشیں
[4] میرغضب۔ جلاد۔

کردند و ایں حرکت را بہ سستیِ رائے و ضعفِ نفس او حمل نمودند۔ علاوہ بداں بازہزار گونہ عیوب از برائے یوسف شاہ پیدا کردند۔ مختصر کلام در تحت[۱] امرِ ایں قسم پادشاہ صاحب رحم زندگانی کردن درنہایت درجہ ملال افزا مشاہدہ افتاد۔ امنائے[۲] معزول ایں نیت مردم را استنباط[۳] کردند غنیمت دانستہ فرصت فوت[۴] نکردند بخیالِ شورش و طغیان افتادند بزودی درقزوین شورشِ عظیم برپا شد۔ اوّلین سبب شورش میر آخورِ معزول بود کہ در کوچہ بہ خزینہ دارِ کہنہ راست شدہ با وے ہمراہی کردہ پرسید ترا بخدا! میرزا حبیب بگو بہ بینیم مردم در حقِ پادشاہِ تازہ ما چہ می گویند میرزا حبیب گفت مردم پادشاہِ تازہ را خوش ندارند اوقات شان تلخ است۔ سست رائے و بیکارہ اش پنداشتہ اند میر آخور۔ واللہ میرزا حبیب عقلِ مردم از ما زیادہ تر است میگویند ترا بخدا! ایں چہ احمقی بود کہ ما کردیم۔ یک نفر سراج بے رُتبہ را آوردیم برائے خودماں پادشاہ ساختیم۔ بلا بسبرِ خود باز نمودیم

---

[۱] در تحت امر۔ زیرِ حکومت

[۲] امنائے معزول۔ نوکری سے برطرف کئے ہوئے سردار

[۳] استنباط۔ نتیجہ نکالنا۔ حاصل کرنا [۴] فوت نکردند۔ ضائع کیا۔

عوضِ خدمت منصب ما را از دست ما گرفت۔ آلان در میان
ولایت بقدرِ سگ بازاری آبرو نداریم واللہ کہ ہیچ رسوائی بیش
کہ ما کردیم۔
خدا بندہ وار: مگر ما پادشاہی کردیم؟ شاہ عباس ہیچ فرزند
بیچارہ داشتیم دیگر؟
پیر آخوند: خوب شاہ عباس آں وقت پادشاہ مملکت ما
روا بود حالا کہ شاہ عباس نیست ما را چہ مانع است کہ ایں
طور سب دین را کہ بیگو بید تناسخی مذہب ہم ست از تخت پایین
نہ اندازیم تلفش نکنیم؟ بعد ازاں از نسل صفویہ یک شہزادہ را
بہ تخت بنشانیم کہ بارے تا بنجابت سزاوار تخت و تاج پادشاہی
خدا بندہ وار: بسیار خوب حرف میزنی۔ درایں خصوص من با تو
موافقت خواہم کرد۔ اما دو نفر از دستان چہ ... ہم
تو و امیر توپخانہ را سے اورا نیز پیدا بکنم آخر آں ہم مذہب ما در

سلہ الآن۔ اس وقت

سلہ تناسخی: مذہب تناسخ کا معتقد جو کہ مرنے کے بعد انسان کی روح ایک جسم سے
دوسرے جسم میں چلی آتی ہے۔ آواگون کو ماننے والا۔

سلہ نجابت: شرافت نسب سلہ درایں خصوص۔ اس معاملے میں۔

معزول بن است (ہر دو میروند منزل توپخانہ) داامیر توپخانہ از رفتن آنہا خیلے خوشحال شدہ در کمالِ شوق حرف آنہا را گوش دادہ بکلی در بابِ شورش بہ آنہا متفق می شود۔ میگوید کہ این کارلیلے رضا سے با قرخاں سرکردۂ سوارہائے چگین صورت پذیر[1] می شود

امیر توپخانہ۔ با قرخاں با من دوست یگانہ است من گردن میگرم[2] کہ او را درین عمل با خودماں بیکے کنم[3]۔ می گویند قضیہ کہ در ایام سلطنت ابن یوسف شاہ بے دین بہ سرما آمدہ است آخر بہ سرِ تو ہم خواہد آمد۔ پیش از وقت علاجش را باید کرد۔ یقین دارم کہ این حرف بہ او اثر خواہد کرد۔ چونکہ دیروز در سلام عام[4] شاہ بہ وے غضبناک شدہ سرزنش نمودہ است کہ شراب خوردہ مست برائے نماز خواندن بہ مسجد رفتہ است۔ اگر با قرخاں با ین امر راضی بشود سرکردۂ پیادہ ہا فرخ خاں نیز راضی خواہد شد چون فرخ خاں پسر عمو و دامادِ با قرخاں است در ہیچ کار مخالفت او را نمی کند۔ آقا شما بر خیزید بروید پیش بیگم بیگی قدیم

1 صورت پذیر۔ واقع۔ ممکن

2 گردن میگیرم۔ میں ذمہ دار ہوں

3 بیکے کنم۔ متفق کرلوں گا　　4 سلام عام۔ دربار عام

قزلباشان ادرا نیز راضی کردہ گردنش[1] بگذارید کہ داروغہ وکدخدایانِ معزول را خواستہ درایں خصوص گفتگو نمودہ رائے آنہا را نیز بدست[2] بیاورد۔

مفتنین[3] از ہمہ گر جدا می شوند۔ ہر یکے میروند کارے صورت بدہند۔ مطلب خیلے زود تر حاصل آمد و در مدت سہ چہار روز ہمہ منتخب شدہ ہا معلوم شدند و ہمگی میلِ شورش و آمادۂ غوغا گردید۔ قرار[4] گذاردند کہ روز شنبہ صبح سرائے پادشاہی را احاطہ نمایند و داخل اندرون شدہ یوسف شاہ را از روئے تخت بزمین افگندہ ہلاکش کنند۔ بعد برائے خودِ شان از نسلِ صفویہ یک پادشاہِ تازہ بگمارند۔

وقت صبح ہماں روز مقررہ کہ ہنوز درب سرائے پادشاہی کشودہ نشدہ بود سوارہ و پیادۂ زیادی ہمہ مکمل و مسلح اطراف آں را احاطہ کردند۔ یوسف شاہ از کیفیت خبردار شدہ فرمود کہ دربار را باز نکنند۔ یوسف شاہ ایں حرکات نامناسب را

---

[1] گردنش بگذارید۔ اس کو ذمہ دار کردو

[2] بدست بیاورد۔ حاصل کرلے

[3] مفتنین۔ فتنہ پیدا کرنے والے [4] قرار گذاردند۔ طے کرلیا۔

از ملّا باشئ سابق۔ دزماں خاں سردار۔ د وزیر و مستوفیٔ قدیم۔ و منجّم باشی و مولانا جمال الدین کہ اشخاص صاحبِ قدرت و آشکار بدخواہِ او بودند۔ منظور[51] می نمود۔ بنا برآں در ابتدائے جلوس از راہِ احتیاط لازم دانستہ آنہارا بہ حبس انداخت۔ امّا در مہلکہ[52] از جائے دیگر بازشد۔ در ایں حال ہوا خواہانِ یوسف شاہ خبردار شدہ و باکثرت ازدحام آناً فاناً[53] بہ سرائے شاہی رو آوردند مقابلِ متفقین ایستادہ آغاز نصیحت و وعظ نمودند کہ ایں حرکتہا را موقوف نمایند۔ فائدہ نداد کار از صلاح و مدارا گذشت بہ جنگ و جدال آغاز کردند۔ قیامت قیام شد۔ طرفین از سر و جان مضایقہ نکردند کار از تیر اندازی گذشت۔ دست بہ شمشیر و خنجر کردہ بیکدیگر حملہ نمودند۔ خون بجائے آب رواں گردید۔ سہ ساعت دیگر بکمال شدت مجادلہ[54] و مقابلہ طویل کشید۔ قریب شش ہزار نفر از طرفین ہلاک و زخمی شد۔ عاقبت آثار ضعف و انکسار طرفِ خواہانِ یوسف شاہ مشاہدہ گردید۔ چوں خلق

---

۵۱ منظور می نمود۔ دیکھتا تھا ۵۲ مہلکہ۔ ہلاکت

۵۳ آناً فاناً۔ فوراً تھوڑی سی دیر میں

۵۴ مجادلہ۔ جنگ و جدال

ناشناس پے در پے از شہر بیرون آمدہ بدستۂ مفسدین جمع آمدہ بہ کثرت و قوتِ آنہا باعث می شدند بنابر آں ہوا خواہانِ یوسف شاہ شکست پیدا کردہ ہر کسے بہ وجہے سر از معرکہ کنار کشیدند جان بہ سلامت در بردند مفسدین ہجوم آوردہ در سراے شاہی را شکستہ داخل شدہ یوسف شاہ را ہر چہ جستند پیدا نکردند۔ یوسف شاہ مفقود الاثر[1] شد۔ بعضے گفتند در وقتِ جنگ میانِ ہوا خواہانِ خود رفتہ با حضورِ خود آنہا را بہ جنگ تیز میکرد۔ در اثناے جنگ مقتول شدہ بعضے گفتند پنہاں شدہ از میان بیرون رفتہ گریخت خاصہ در میانِ مقتولین نعش او پیدا نگشت فاما بعد از آں دیگر کسے او را در جاے نشان نداد۔ مفسدین سراے شاہی را غارت کردند و آنجا بہ بازار ریختند[2]۔ وسائلین و کاروانسراے بیغما رفت۔ و از آنجا ہم بیرون آمدہ کوچہاے یہود و مسیحی شتافتند۔ خانہ ہمہ را دغون[3] و تاراج کردند۔ انواع الواع شرارت و حرکت بے اندازہ بعمل آوردند۔ آفتاب غروب کردہ ہر کسے بجانبِ منزل خود مراجعت نمود۔ شورش و غوغا ساکت

---

[1] مفقود الاثر - بے نشان - بے پتہ۔

[2] ریختن۔ حملہ کی

[3] دغون - غارت - تباہ

شد۔ فردائے آں روز روسائے شورش از نو روانۂ ارگ شدند
زمان خان سردار۔ میرزا محسن وزیر۔ میرزا یحییٰ مستوفی۔ مولینا
جمال الدین و منجم باشی را از مجلس بیروں آوردند۔ گذارش را
نقل کردند۔ پرسیدند۔ اکنوں از نسل صفویہ کدام شہزادہ را سزاوار
تخت و تاج می بینید۔ مولانا جمال الدین گفت کہ شما را بخدا بگوئید
بہ بینم امروز چندم ماه است۔ میرآخور گفت۔ امروز شانزدہ روز
از عید نوروز گذشتہ است۔ مولانا اظہار بشاشت کردہ گفت دیگر
غم مخورید۔ شورش ہماں روز واقع شدہ است معلوم است آفت
گذشتہ است۔ ہیچ کدام از شاہزادگان صفویہ شایستۂ پادشاہی
نیستند ہمہ کم ریش[1] و کور اند۔ بعضے را شاہ اسمٰعیل ثانی کور کردہ
است۔ و بعضے را شاہ عباس خودش کور کردہ آنہا دیگر بکار نمی خورند[2]
و بہ تصرف ما نمی آیند۔ پادشاہ ما باز شاہ عباس است۔ میرآخور
گفت کہ ما بہ پادشاہی او خوشنودیم و نور او بہ ہمہ ما الحال
فرو نمی گذشت چہ فائدہ چہ کنیم او از تخت و تاج دست کشیدہ
از چشمہا پنہاں است۔ حالا ہم کسی داند کجا است مولانا خندید

[1] کم ریش۔ نوعمر، نابالغ
[2] بکار نمی خورند۔ کسی کام کے نہیں ہیں۔

گفت کہ از تخت و تاج دست کشیدنِ او سبب داشت۔ اینک آں سبب رفع شدہ است۔ ما خود ماں بیدا نیم کجا پنہاں است می رویم می آریم باز بہ عمارتِ خودش میرسانیم ہمگی بہ خانۂ آمدند بہ خانۂ کہ عباس پنہاں بود او را از آنجا بیروں آوردہ بہ سرائے شاہی رسانیدند۔ مثلِ اوّل مالکِ تخت و تاج گردید کاروکارہا بہ قرارِ[۵۱] سابق صورت گرفت کہ گویا ہیچ حادثہ واقع نشدہ بود

مصنّف گوید

تعجب دارم از حماقتِ ایں کواکب کہ فریب اہلِ ایراں را خوردند و ندانستند کہ یوسف سراج شاہِ ایران نبود۔ ایرانی او را بادشاہ مصنوعی نمودہ حیلہ کردہ بودند۔ ہمچو سادگی و گول[۵۲] خوردن خیلے عجب بود۔ کواکب بہ اہلِ ایران ناامید شدند و شاہ عباس را کنار نگذاردند و یوسف سراج بیچارۂ بے تقصیر را بدبخت کردند و لعدہم جہل سالی مرا سر بہ سفّاکی[۵۳] و جبّاری[۵۴] ادبے اِعتنا[۵۵] ناظر شدند و دنی علامت

---

[۵۱] قرارِ سابق۔ یعنی حسبِ سابق

[۵۲] گول خوردن۔ دھوکا کھانا۔

[۵۳] سفّاکی۔ خونریزی

[۵۴] جبّاری ظلم۔ زبردستی

[۵۵] بے اعتنا۔ بے پرواہ ہوکر۔

جبار یئے شاہ عباس این بود کہ یک پسر خود را بکشت و دو نفر دیگرش را کور کرد۔ پسر دیگر ہم نداشت نوۂ او وارث او گشت آما کواکب ہم جائے مذمت نیست۔ کواکب را باشخص شاہ عباس عداوتے نبودہ۔ بہ آنہا الزام افتادہ بودہ کہ پانزدہ روز از عید نوروز گذشتہ از تختِ سلطنتِ ایران شخصے را پائین آوردہ بدبخت کنند در آں وقت در سر تختِ سلطنتِ ایران یوسف سراج نشستہ بود نہ بار آں کواکب او را پائین انداختہ بدبخت کردند۔ ہرگز بخیالِ کواکب خطور[1] نمیکرد کہ اہلِ ایران آنہا را نقش زدہ خواہند[2] نابید۔ وعوض پادشاہِ حقیقی پادشاہِ مصنوعی بزیرِ صدمہ آنہا خواہند انداخت

منجم گوید

"العبد[3] یدبّر واللہ یقدّر" درصورتے کہ افراد انسان فرداً فرداً اسبابِ تقدیراتِ خدائے بودہ باشد مسلماً ہیئتِ[4] مجتمعہ آں صاحب

---

[1] خطور۔ دل میں کسی بات کا گزرنا   [2] خواہند نابید۔ دھوکا دیں گے۔

[3] العبدُ یدبّرُ واللہُ یقدّرُ۔ بندہ تدبیر کرتا ہے اور خدا تقدیر بناتا ہے یعنی بندے کی تدبیر اللہ تعالیٰ کے اندازہ و تقدیر سے باہر نہیں ہو سکتی۔

[4] ہیئت مجتمعہ۔ مجموعی ہیئت

ہرگونہ ارادہ وقابلِ انجام ہر نوعِ امورِ مستظہر خواہد بود۔ اجتماعِ[1] نفوس واتفاقِ قلوب برائے ہرگونہ ارادہ در ہر بابے کہ تشکیل[2] پذیرفتہ منحصر شدہ است کما ہو[3] ہر آں ارادت مقدر و متصور گردیدہ و کرّر شاہد و شدہ۔ محتاج بہ اثبات نیست للہِ درّہ[4] من قال:۔

نظم

تو مغزِ عالمی۔ زآں درمیانی　　　بداں خود را کہ تو جانِ جہانی
منجّم گو زِ ایماں بے نصیب است　　　اثر گوید کہ از شکلِ غریب است
اثر از حق شناس اندر ہمہ جا　　　زحدِّ خویشتن بیروں منہ پا

---

[1] اجتماعِ نفوس۔ لوگوں کا ایک بات پر متفق ہونا۔
[2] تشکیل پذیرفتہ۔ واقع شدہ
[3] کما ہو۔ جیسا کہ وہ ہے یعنی بجنسہ۔
[4] للہِ درّ من قال۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ خدا کہنے والے کو جزائے نیک دے۔

رستم در قرن بیست و دوم

(تصنیف صنعتی زادہ کرمانی)

ادبیاتِ عجم حصہ اوّل میں اس افسانہ کا ابتدائی حصہ شامل کیا گیا ہے جس میں پروفیسر جانکاس کی ایجاد (مردوں کو زندہ کرنے والی مشین) کا تذکرہ ہے۔ جانکاس ایرانِ قدیم کے مشہور پہلوان رستم کو اور اس کے ملازم زنگیا نو کو اور اس کے مشہور گھوڑے رخش کو زندہ کرتا ہے۔

حصہ دوم میں اس کے آگے کا قصہ شامل کیا جاتا ہے جس میں بائیسویں صدی عیسوی کے بہت سے عجائبات ہیں۔ پروفیسر جانکاس اپنی ایک تقریر میں بیان کرتا ہے کہ اس کی ایجاد کردہ مشین کیونکر مردوں کو زندہ کرتی ہے اور پھر زندہ کردہ اشخاص میں سے رستم کے ملازم زنگیا نو کو مشین کے

ذریعہ سے دوبارہ عدم میں پہونچا دیتا ہے۔ یہ حصہ بھی بجائے خود مکمل ہے
جانکاس گوشئ[1] تلفون بے سیمی را کہ ہمراہ داشتند برداشتہ و
بیکے از ہوا گیرہا ایستگاہ[2] طیارات سریع السیر اطلاع داد کہ طیارۂ
را کہ بمنزلہ[3] بارکش[4] ہائے قرن بیستم بود باں جا بفرستند۔

طولے نکشید کہ صدائے ہمہمہ طیارہ در فضا پیچیدہ و اندور
سیاہی آں مثل عقاب تیز بالے از افق نمودار گردید۔ ہر چہ طیارہ نزدیک
تر شد رنگ دروے رستم ہم بیشتر می پرید ولے برائے آنکہ حریف را متوجہ
سازد داستان سیمرغ را بخاطر آورد و طیارہ را بجانکاس نشان داد و گفت:-

"سیمرغ! ایں پرندہ خدمت گذار است کہ بیاری من آمدہ
و در یک لحظہ کار ہمہ را می سازد دیگر بروید بفکر چارۂ باشید!"

جانکاس گفت چیزے نیست ما او را خواستیم و حالا آمدہ است
رستم مبہوت ماند نظرے بقد و بالائے جانکاس نمودہ با خود گفت
بالعجب ایں مرد در آسمانہا ہم دست دارد۔

زنگیا از وحشت و ترس خود را عقب رختے کشیدہ منتظر وقوع سانحہ عظیمے بود

---

[1] گوشئ تلفون بے سیمی۔ بے تار کے ٹیلیفون کا آلہ جس کو منہ کے سامنے رکھ کر بولتے ہیں۔
سیم: تار۔ [2] ایستگاہ طیارات۔ ہوائی جہازوں کا اسٹیشن یا اڈا۔
[3] بمنزلہ۔ بمقابلہ، مانند۔ [4] بارکش ہائے قرن بیستم۔ بیسویں صدی کے باربرداری کے طیارے۔

طیارہ بآرامے بر زمین نشست راننده آں ازمیانش بروئے زمین جستن کرده بجلو جانکاس آمد بطرز نظامی[1] سلام داد۔ رستم برائے ایں کہ از شر اہرمن[2] خلاص شود با نظرے صمیمانہ[3] متوجہ قرص آفتاب گردیده وعاجزانہ نجات خود را ازجادو دیلیبدی ہائے ایں پتیارگاں[4] زبان کار می طلبید۔

جانکاس فرمان داد ماشین تجسم ارواح و اجساد مردگاں[5] را درمیان آں طیارہ بگذارند۔ و با آدیاتور[6] طیارہ آدرس[7] دارالعلم شہر زنکیانا را کہ دراں وقت بجائے دبستان حالیہ تسمیہ خواہد شد داده وگفت ما ہا از تو جلوتر[8] می رویم و تو ایں احمال و اثقال[9] را بآنجا برساں۔

طیارہ نفیرزناں[10] و پرواز کناں در آسماں اوج گرفت وے جانکاس وشاگردانش با لہائے[11] خود را بشانہائے شاں وصل نموده و آہستہ

---

[1] بطرز نظامی: فوجی طریقے سے۔ [2] اہرمن: شیطان۔ [3] صمیمانہ: مخلصانہ
[4] پتیارہ: شریر۔ مفسد۔ [5] ماشین تجسم ارواح و اجساد مردگاں: مردوں کی روحوں اور جسموں کو ترکیب دینے والی مشین۔ دوبارہ زندہ کرنے والی [6] آدیاتور: ایو ییٹر۔ ہوا باز۔ ہوائی جہاز چلانے والا۔ [7] آدرس: ایڈریس۔ پتا۔ نشان
[8] جلوتر: بہت آگے۔ بہت پہلے۔ [9] احمال و اثقال: حمل و ثقل کی جمع۔ بوجھ
[10] نفیرزناں: آواز کرتا ہوا۔ [11] بالہائے خود: اپنے پرو بازو۔ بالمیویں صدی میں ایسے پر ایجاد ہو جائیں گے کہ آدمی اپنے کندھوں میں لگا کر اڑتا پھرے گا۔

بدون سر و صدا[1] به پرواز درآمدند۔

جانکاس که تا آن وقت سعی می کرد احساسے تحیر شگرف و نشئی از خبر
تکمیل اختراع مهم که نموده بود آگاه در موقع خوشتن پنهان بدارد، براے
اعزام[2] رستم و زنگیا دچار اشتباهے[3] شد که بعدا با هیچ قیمتے نمی توانست
آں را جبراں[4] نماید. و همین یک اشتباه در یک لحظه تمام سکنه اقطار
عالم را بجنب و جوش[5] در آورد و بوسیله بے سیمها[6] فوری[7] تمام دول و
ملل عالم خبر کشفیات[8] محیر العقول او رسید

همیں که طیاره چی از تمام قضایا[9] شگفت انگیز[10] نشین و طیارات
جانکاس آگاهی نمود. بمجرد آنکه از زمین بلند شد بے درنگ از بالاے
آسمان بوسیله بے سیم، خبر این اکتشاف عجیب را بجلے از هر گونه اطلاعات
بمبلغ[11] زیادے فروخت۔

طیاره چی که رستم و زنگیا بود را احوال قسمتے از راه را بیشتر طے
نموده بود که در یک لحظه ساکنین کره زمین از اخبارے که بنا لیبی بآں

---

۱ سر و صدا: شور و غل ۲ اعزام: قصد سفر ۳ دچار اشتباه: غلطی کا مرتکب۔
۴ جبران: تدارک ۵ جنب و جوش: جوش و خروش ۶ بے سیمها: بے تار کی خبر رسانی
۷ فوری: فوراً ۸ کشفیات: ایجادات ۹ قضایا: حالات و معاملات ۱۰
شگفت انگیز: تعجب خیز ۱۱ بمبلغ زیاده: بڑی بھاری قیمت پر۔

فوریت[۵۱] مطلع شوند مستحضر[۵۲] گردیدند.

بدیهی است از انتشار این خبر یک دفعه دنیا وضعیت دیگری بخود گرفت. تمام امور مردم دگرگون شد. طرز معاملات تغییر یافت. کلیه اشیاء و اموال منقول وغیره ترقی فاحش[۵۳] نمود. عموم از پیر و برنا کوچک بزرگ از خوشحالی و سرور دست یکدیگر را گرفته در معابر[۵۴] می رقصیدند. سالخوردگانی که هر لحظه انتظار مرگ را داشتند ذوق زنان[۵۵] جشن گرفته[۵۶] همدیگر را می بوسیدند.

همه جا صحبت[۵۷] جانشناس و اختراع تعمیش بود. ساکنین اختراعی او را بزرگ ترین کامیابی های بشر در زندگانی می دانستند.

ساعت بساعت انبوه جمعیت های مردم رو بازدیاد می گذارد. تمام صنوف و اعضاء[۵۸] و ادارات عمومی دست از شغل و کسب خود کشیده بی اراده و بی اختیار افتاده از یکدیگر می پرسیدند. بعد از این وضعیت زندگانی چه صورتی بخود می گیرد؟

---

۵۱ فوریت = سرعت، عجلت   ۵۲ مستحضر = واقف و آگاہ۔
۵۳ ترقی فاحش = نمایاں اور بڑی ترقی   ۵۴ معابر = راستے۔ معبر کی جمع
۵۵ ذوق زناں = جوشِ شادمانی سے مست ہو کر   ۵۶ جشن گرفتہ = باہم مل کر خوشیاں منا کر۔   ۵۷ صحبت = گفتگو۔ چرچا   ۵۸ اعضا = ارکان۔ ممبر

علاوه دانشمندان درجه اول با بهت[51] و حیرتے زاید الوصف بفکر آینده[52] زندگانی افتاده بعضے این اختراع خوش بین[53] و بعضے این اختراع را خیانت بعالم بشریت دانسته و صریحاً می گفتند که صاحب این اختراع بزندگانی مردمانے که در قید حیات می باشند لطمهٔ[54] عظیمے وارد ساخته است چه اگر بنا شود مردگان زنده شوند، یک نفر هوس رانی تواند با یک ماشینے صدها میلیارد[55] اموات را که از هزاران قرن باین طرف در عالم زندگانی داشته اند بقید حیات در آورده و در صحنهٔ عالم سر دهد و این عمل از عموم خلق سلب آسایش و راحت می نماید۔

بعلاوه همین که مردم دانستند که دیگر مردنے در کار نیست طمع و آز شان صد مقابل[56] شده وحشے بزندگانی علاقمند می شوند که از هیچ خباثتے[57] رو گردان نخواهند بود۔ و عاقبت امور دنیا مانند دریائے که منجمد بشود راکد[58] مانده و زندگانی بشر بمخاطرهٔ عظیمے دچار خواهد شد۔

---

[51] بہت = حیرت
[52] آیندہ = مستقبل = آنے والی چیز
[53] خوش بین = اچھا سمجھنے والے طرفدار
[54] لطمۂ عظیم - بڑا صدمہ - نقصان
[55] میلیارد = ملین - لاکھوں
[56] صد مقابل = سو گنا
[57] خباثت = گناہ
[58] راکد = ٹھہرا ہوا - گندہ - کثیف

در اندک وقتے صدہا ہزار تلویزیون[1] بکار افتادہ از اطراف
دنیا اشعہ[2] ہائے غیر مرئی باطراف طیارہ کہ رستم و زنگیا نور را در آں
گزاردہ[3] بودند پراگندہ می شد و قبل از آں کہ طیارہ بمقصد برسد جرائد[4]
تمام نقاط دنیا عکس رستم و زنگیا نور را کہ در طیارہ بوسیلہ رادیو[5] گرفتہ شدہ بود
در صفحات خود گزارد[6] کردہ نشر دادہ بودند۔

آسمان وضعیت غریبے بخود گرفتہ شاید تا آں وقت ہیچ گاہ آں طور
آسمان مورد توجہ بشر واقع نشدہ بود۔ خلائق از روئے دریا ہا جزائر و خشکی
کوچک ترین حرکات مہمانانِ جدید الورود را با تلویزیونہائے شخصی می دیدند

در ہمیں موقع طیارہ کہ حامل رستم و زنگیا نور بود ببالائے شہر زنگیانا
رسید فی الواقع آنجا شہر نبود بلکہ نمونہ از بہشت بریں بود۔

شعاع آفتاب بعمارت و منارہ ہائے بلورینے کہ مانند آفتاب می درخشید
تابیدہ و تلالو[7] شگفت انگیزی داشت۔

فوارہ ہائے کہ باقسام مختلف ترشحات آب را در فضائے شہر

---

[1] تلویزیون = ٹیلی ویژن۔ ایک آلہ جس کے ذریعہ سے ہزاروں میل دور کی چیزوں
کو آنکھوں سے دیکھ سکیں گے جیسے اب ریڈیو سے آوازیں سن پاتے ہیں۔

[2] اشعہ ہائے غیر مرئی = نظر نہ آنے والی شعاعیں   [4] جرائد = اخبارات

[5] رادیو = ریڈیو   [6] گزارد کردہ = درج کرکے   [7] تلالو = چمک، درخشانی

پراگنده می نمودند. بر شکوه و عظمت آں شهر می افزودند.

در بالائے هر فوّارۂ بواسطۂ تابشِ شعاع آفتاب دایرۂ قوس قزح تشکیل یافته دگوئے آسمان را با لوان مختلفہ رنگ آمیزی نموده اند.

راستی این شهر که اکنون دو نفر مهمان تازه وارد از آن عالم بدان جا ورود می نمایند نمونۂ از قدرت نمائی هائے فکر و عمل انسان می باشد همه چیزش از در و دیوار گرفته تا زیر زمین و آسمان پر از عجائب غرائب است۔

در هر چندے از یک قسمت شهر نیچے وزیده وعطر ملائمے در خیابانها دکوچها پراگنده می شود لحظه بلحظه این بوے هائے خوش معطر تغییر یافته و شامۂ ساکنین این شهر را نوازش می دهد۔

هیچ صدائے که موجب اختلال حواس واقع گردد استماع نمی شود چه بوسیلہ ماشین هائے قطع جریان هوا از هر صدائے جلوگیری شده دگوئے سکوت محض همه جا را فرا گرفته است۔

ساکنین شهر با تغییر امواج تلوّن هائے بے سیم و بوسیلہ تلویزیونها از زمینها مسافت دوهالیے که یک دیگر را مشاهده می نمایند با هم صحبت مید ارند

در این شهر یک نفر با سیمائے گرفته و عبوس[۲] دیده نمی شود د همه

---

[۱] سیمائے گرفته: غمگین صورت [۲] عبوس: بد مزاج

خوش بیں، خوش حالت، خون گرم[51] اند بہ خوش شکل و وجیہ و خوش اندام اند
ہر کسے وظیفہ[52] دارد کہ اعمال یومیہ خود را یادداشت نماید ایڈ آل[53] ہمہ ایں است
ہر چیزے را بحدّ کمال برسانند. در روز و شب ساعی اند کہ شستہ رفتار نمایند
کہ نہ کسے را محزون کنند و نہ خود محزون شوند۔ روے ہم رفتہ آثار
خوشی و مسرت از در و دیوار ایں شہر می بارد

طیارہ حامل مہمانان جانکاس در باے ایں شہر با عظمت نگاہ کہ
نمونہ کاملے از قدرت نمائی ہاے بشر بود چرخے زدہ و چوں مقابل دار العلم
رسید باہستگی مانند پروانہ کہ بروے گلہاے باغستان بنشیند در محوطہ
چمن زارے کہ بمنزلۂ جلو خان دار العلم بود نزول کرد۔

سالونی کہ براے پذیرائی رستم تعیین شدہ بود از آخرین شاہکار
ہنر نمائی ہاے معماران قرن بیست و دوم بود۔ در تعریف و توصیف
ایں بنا ہمیں بس کہ با حرکت چرخ کوچکے کہ خیلے شبیہ بہ رول اتومبیل[54] ہاے
قرن بیستم بود آں بنا بچندیں طرح و طرز تغییر شکل می یافت۔

درجہ حرارت ہواے ایش ہمیشہ بیک حد معینی متوقف بود و گرما و سرما [illegible]

---

۵۱ خونِ گرم = تندرست، چست و چالاک ۵۲ وظیفہ = خدمت، ڈیوٹی
۵۳ ایڈ آل = آئیڈیل = مطمحِ نظر، مقصدِ حیات (انگریزی لفظ ہے)
۵۴ رول اتومبیل = موٹر کار چلانے کا ہینڈل، پہیہ۔

هم نمی توانست در هواے معتدل آں و خاستن نماید و چنین اختیار بلند
شدنش از سطح زمین در دست انسان بود و باندک فرمانے منتہا در تا بعد
ذرع از زمین بلند می شد درمیان ستونهاے حیرت انگیزش از عقب
شیشه هاے قطور بلورین جریان آبهاے زلالی نمایان بود و مشاهده جست و
خیز و حرکات دلچسپ صدها قسم ماهی هاے الوان موجب شگفتی بیننده می شد
مع التاسف و رعوض آنکه رستم ازین عجائب و غرائبے که بدست
هم نوعان خودش صورت وقوع یافته بود لذت برده و بتعلم و معرفت
سر تعظیم فرود آورد مانند آنکه لانه زنبور را می بیند تمام فکر و خیالش را باین مسئله
معطوف کرده بود که از چه راه می تواند پے باسرار آں طلسم ببرد
سپس روے را بجانکاس نموده گفت اے دلاور زمان دوباره
بیاد داشت بیارانید۔
جانکاس زنگ ظریفے را که چوں حلقهٔ نقره بدیوار آویخته بود کشید
فوراً یک طرف دیوار سالون بحرکت در آمده و مانند دو لا سیچه که از هم باز
شود در آں باز گشته و میزهاے کوچکے که روے شان از انواع
مشروبات خنک و گوارا و خوردنیهاے لذیذ چیده شده بود مانند آنکه

---

٥١ بخت - حق ٥٢ ذرع - گز ٥٣ مع التاسف - افسوس ہے کہ
٥٤ تعجب - شگفتی ٥٥ سالون - سیلون کمرہ

پا داشته باشند براه افتاده و هر میزے در جلو یک نفر از مهمانان توقف نمود۔

باز رستم نظرے بزمین و سقف سالون نموده با خودش گفت فی الواقع این شخص عجب قدرت مالانهایه دارد۔ پس دست فرابرده گیلاس شرابے راکه رنگش همچون لعل یمانی و طعمش سبقت از شراب طهور می برد با قطعه کبابے از روئے آں میز برداشته گفت این گیلاس شراب را بیاد دوستی و وفاداری تو اے جانکاس ولادر سر میکشم جانکاس و سایرین نیز گلاس هائے خودشان را پر از شراب نموده و بسلامتی رستم سر کشیدند۔

چوں رستم آں گیلاس را سرکشید بقدرے آں را گوارا یافت که هیچ وقت چناں شرابے خوش گوار و خوش طعم نیاشامیده بود و خواست برائے دفعه دوم گیلاس خود را پر نماید اما میز با از جلوش رد شده بود

از این جهت جانکاس دو مرتبه[له] حلقهٔ معهود را کشید و دوباره سالون بحرکت آمد و میزها مانند دفعه اول براه افتاده و هر میزے در جلو یک نفر از حاضران بایستاده و هر کسے گیلاس خودش را از شراب پر نمود۔

له دو مرتبه = دوباره۔ دوسری مرتبه (فارسی جدید میں بھی یہی مراد ہے)

جانکاس گیلاش خودش را بلند نموده گفت این گیلاس را بهم بنام دوستی و یگانگی بیاشامیم رستم هم گیلاس خود را تا آخر سر کشیده گفت من بعد با دوستان شما دوست و با دشمنان شما دشمنم لکن باطناً با خود می گفت اے بیچاره جادوگر! اگر روزے بچنگم بیافتی تورا خوراک مرغان بیابان یا ماهیان دریا خواهم نمود۔

غفلتاً[1] چراغ ہاے الکتریک[2] سالون را روشن نموده و هیچ معلوم نگشت این روشنی زیاد از کجا بآن سالون می تابد چه ذرات نورے که از سطح زمین و سقف سالون و دیوار ہا عبور می نمود بنوعے بود که بچشم انسان نمی آمد و بهمین آسانی تاریکی شب نمی توانست بر محل سکونت مردمان آن روز دسایه افگنده عیش آنها را تیره کند و فرقی بین روز و شب بگذارد۔

بتدریج مشروب ہاے جانکاس اثر خود را بخشیده و سیماے خشمناک رستم که تا آن لمحه بهر چیزے بنظر بغض و عداوت می نگریست از هم باز شد و بعد جانکاس گفت آیا امشب درین جا خواهیم ماند؟ جانکاس گفت بلے حالا امشب است و همین جا مهمان من خواهید بود۔

---

[1] غفلتاً۔ یکایک

[2] الکتریک = الیکٹرک۔ برق۔

رستم۔ تعجب نمودہ نظرے بہ فضائے روشن سالون کردہ گفت چہ طور شب است؟

جانکاس۔ اکنون بشما نشان می دہم و باز اشارہ انگشت بروی دکمہ[51] کہ در کنارش بود بگذارد و جریان الکتریک را قطع نمود

تاریکی و ظلمت شب با آنجا مسلط شد۔ درایں موقع بہ سرعت غریبے پردہ سینمائے اتوماتیک[52] در وسط آں سالون کشیدہ شد و فیلمے[53] را کہ تا آں ساعت از رستم برداشتہ شدہ بود نمایاں گردید۔

درایں قرن صنعت سینما بحد کمال رسیدہ بر خلاف سینما ہای قرن بیستم کہ ہر چیزے را یک طرفہ مانند عکسے نشان می داد ایں سینما ہر چیزے را عیناً[54] از ہمہ طرف نشان می داد۔ وحتی علاوہ بر انعکاس اصوات بوئے گلہا و ریاحین و ہر رایحہ خوشی و ناخوشی را تماشاچیان استشمام[55] می کردند۔

رستم در مقابل خود منظرہ کوہ پلنگان سیستان را کہ ہزاران دفعہ برائے شکار نخچیر و پلنگ و درندہ ہا در قلہ ہایش گذر نمودہ و شب ہا در

---

۵۱ دکمہ: برقی روشنی کا سوئچ یا گھنڈی ۵۲ سینمائے اتوماتیک۔ آٹومیٹک سینما خود بخود حرکت کرنے والی تصاویر ۵۳ فیلم: فلم۔ پردۂ تصاویر

۵۴ عیناً: بعینہٖ۔ بجنسہ۔ اصلی صورت میں ۵۵ استشمام: سونگھنا۔

نمایشش بسر برده بود در مقابل خود یافت با خود گفت: یا للعجب این
اطاق در زیر این سقف سحر انگیز کوه پلنگان چه می کند؟ اینجا کجا
کوه پلنگان کجا؟ چشمها را مکرر با انگشتان می مالید۔

رستم غفلة در فضای آن سالون شبیه خودش را مشاهده نمود
که تکیه[له] به درخت داده و از جای نمی جنبد. بعد خود را دید که از زمین
بلند شده چند قدم راه رفت و فریاد زد زنگیا! زنگیا! صدایش
در کوه ها منعکس گشته و کلمه زنگیا تو شنیده می شد۔ از این
مشاهدات بهت و حیرتش بیشتر شده سخت تر دید نماید و در یک
عالم وهم و تردیدی فرو رفت که تا آن ساعت چنان مبهوت نشده بود
مانند غریقی که در دریای بیکرانی دست و پا می زند بی اختیار با خود
گفت پیش بینی داشت اما برای حل این معما عقلش بجائی نمی رسید
عاقبت برای رفع تردید خنجرش را در آورده نوکش را به پهلوی خود
فرو برد تا بداند آیا فی الواقع او خودش رستم است یا صورتی که در مقابلش

[له] تکیه به درخته: یه وه منظر ہے جب پروفیسر جانکاس نے رستم کو اپنی مشین سے
دیکھا تھا۔ رستم اس حالت میں زندہ ہوا تھا کہ درخت سے تکیہ لگائے ہوئے تھا۔ پھر
چند قدم ... ملازم کو آواز دی۔ اس وقت کی تصویر لیکر فوراً فلم تیار کرکے اسی وقت
... رستم کے سامنے پیش کر دی۔ یہ تصویر صدی کے عجائبات ہیں۔

زنکیا نو را صدا می زند ہمیں کہ احساس درد نمود کمی آرام شد اما باز خودش را می دید کہ با شاگرد جانکاس حرف می زند صدا صدا سے خودش طرز و رفتار ہماں طرز و رفتار خودش ہر چہ بیشتر برا سے حل این مشکل فکر می کرد سرگرداں تر می شد تا عاقبت حوصلہ اش تنگ شدہ غریدہ[1] نمود و گفت :—

وا سے جادوگران زبردست آیا رستم را مسخرہ کردہ اید ؟ این مرد کہ خود را شبیہ من ساختہ از کجا آوردہ آید ؟)

این بیانِ رستم بنوعے خندہ آور بود کہ تنہا ساکنین آں اطاق را از خندہ روددہ بر کرد بلکہ تمام اشخاصے را کہ بوسیلہ تلویزیون با در نقاط مختلفہ دنیا آں ہنگامہ را مشاہدہ می نمودند خنداند۔

جانکاس دو مرتبہ کلید الکتریک را پیچانیدہ پردہ سینما بجا سے اولیہ خودش رفتہ و سالون روشن گردید۔

پروفیسر جانکاس ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتا ہے اور مشین سے مردوں کے زندہ کرنے کی تدبیر و عمل کو بیان کرتا ہے اور پھر تصدیق کے لئے ملازم رستم کو دوبارہ مشین کے ذریعہ سے فنا کرتا ہے۔

---

[1] غریدہ نمودہ۔ چیخ کر۔ چلا کر۔

اختراعے راکہ ہزار سال دیگر ہم نبایستی صورت واقعی پیدا نماید۔ امروز بمعرض عمل در آوردہ ام۔ بنا بر این یقین دارم مخالفینم خصوصاً کسانے کہ بایستی عادلانہ قضاوت[1] نمایند۔ خیالات خوبی در خصوص اختراع من نمودہ و مرا محکوم[2] خواہند کرد اما من ہم از شرافت خود و مقامِ ارجمند اختراعم کاملا دفاع[3] می کنم۔

آنچہ تا بحال بمن کشف شدہ تمام حیوانات بطور رمیکانیک[4] خلقت می یابند لو لید می شود و چون بدقت تمام اشیاء و مخلوقات و حیوانات عالم نظر کنیم مشاہدہ می شود کہ کلیہ آنہا از چندین مواد با یک نسبت مخصوص ترکیب یافتہ و بتدریج نشو و نما نمودہ تا باین صورت در آمدہ است۔

انسان ہم این طور از مواد شیمیائی[5] کہ با یک نسبت مخصوص ترکیب شدہ بتدریج نشو و نما یافتہ۔

مخالفین من خواہند گفت کہ مردگانے کہ از بدو[6] خلقت تا این زمان در این عالم بودہ و مردہ اند چگونہ ممکن است ہر کدام از اموات

---

[1] قضاوت: فیصلہ [2] محکوم: مجرم۔ لائق سزا [3] دفاع: مدافعت، جوابدہی
[4] بطور رمیکانیک: مقررہ قاعدے کے مطابق۔ جیسے ایک مشین عمل کرتی ہے۔
[5] شیمیائی: کیمیائی۔ کیمیکل [6] بدو خلقت: آغاز آفرینش۔

را بخواہیم پیدا کنیم و ذرات جسم و روح شان را دوبارہ ترکیب دادہ زندہ کنیم۔

این موضوع بحثے دلکش و طولانی دارد اما برائے آنکہ مدعیان نگویند خود ش نمی دانست چہ می گفت مختصرے از ہزار یک آنچہ بایستی گفتہ شود می گوییم۔

البتہ می دانید فضائے بے نہایت آسمان جایگاہ اصوات است و ہر صدائے را مانند اوراق کتابے در خود تا ابد ضبط می نماید و امروز ما می دانیم صدائے تمام مردمانے کہ در عالم می زیستہ اند[1] یا صدا ہائے کہ بعد از آن در فضا منتشر می شود بے آنکہ کوچک ترین خدشہ[2] بانہا وارد آید باقی می ماند۔

بنا براین وقتے کہ من می خواہم مردہ را زندہ نمایم شرائط ذیل را مراعات می کنم۔

(اول) بایستی بدانم آن مردہ در چہ قرن و چہ سالے می زیستہ[3]

(دوم) با چہ زبانی سخن می گفتہ۔

---

[1] می زیستہ اند = زندہ رہ چکے ہیں۔ یہ صیغہ ایران نو کی ایجاد ہے۔

[2] خدشہ = نقصان

[3] می زیستہ اور می گفتہ = اوپر کے صیغہ جمع کے صیغۂ واحد ہیں۔

(سوم) در کدام یک از قطعات عالم می زیستند۔
وقتے کہ ایں نکات را در نظر گرفتم پیدا نمودن آں طبقہ کہ مطلوب ما ہم در آں طبقہ است آسان می گردد۔
سعی می کنم طبقۂ از صدا ہا را کہ در آں سنوات[ل] در آسمان ضبط شدہ بشنوم آں وقت امواج ماشین اختراعی من بہر صدائے را کہ تند در ہر گوشہ ہائے کہ من بگوشہا ہم وصل نمودہ ام۔ انتقال می دہد تا آنکہ ہر کیجا اسم مطلوب خود ماں را بیشتر بشنویم در ہماں نقطہ توقف می کنیم و مشغول تجسسہائے در اطراف آں صدا ہا می شویم تا آں جائے کہ صدائے دیگر شخصے را کہ مقصود ماست صدا می زند و او جواب می دہد۔
وقتیکہ جواب دہندہ را پیدا نمود بہم کار ہا آں می شود چہ می دانید صدا ہا ہم مرکب از ذراتے است کہ ہماں ذرات صدا ہا را بمقصود می رسانند و ہماں صدائے مطلوب ما در ماشین من انتقال می یابد و بعد ہم ذرات دیگرے کہ مربوط بتن و جسم مردۂ باشد کہ ن خود ہم زندہ نبود ہم بوسیلہ ہماں ذرات صدا جذب می شوند تا جسے کہ آں مردہ زندہ شدہ حیات بیابد۔ و برائے ایں ماشین با ہم فرقے ندارد ہماں شخصے کہ مردگاں را باایں ترتیب

[ل] سنوات: سنہ کی جمع۔ سال۔

زندہ می نمایند می توانند دو مرتبہ بعالم ابدی عودت[۵۱] دہد۔ اکنون امر می دہم ماشین مزبور[۵۲] را درایں جا سوار نمودہ[۵۳] عمل کارش را ملاحظہ خواہید نمود و ہماں لحظہ بدار العلم دستور دادہ کہ عدۂ[۵۴] از شاگرد انش آں ماشین را بآں جا انتقال دہند، منتہا چوں برائے زندہ نمودن ہر مردہ دائرہ تنظیمات از من ورقۂ ہویت[۵۵] می خواہد و علمائے اجتماع زندہ نمودن اموات را مخالف آسایش مردم می دانند در عوض آنکہ درایں جا یک نفر از اموات را زندہ نمایم عمل را برعکس می کنم و یک نفر از زندہ شدگان را بجائے کہ آمدہ رجعت می دہم۔

درایں موقع نظرجا نکاس بزنگیا لو افتاد۔ او ہم از استماع ایں سخنان رنگ وروئے خود را باختہ و متحیر بود کہ مقصود ایں مرد حر از بیانِ آں سخنان چیست رستم نیز مانند آنکہ منتظر سانحہ وپیش آمد عجیب وغریب دیگرے بود پاہایش را روئے ہم انداختہ و سخنان

---

۵۱ عودت دہد = رجعت دے۔ واپس کردے   ۲۸۰

۵۲ مزبور = مذکور

۵۳ سوار نمودہ (مشین کو) قائم کرکے، لگا کر۔ جا کر یہ فارسی جدید کا محاورہ ہے انگوٹھی میں نگینہ جڑنے کو بھی "سوار کردن" کہتے ہیں۔ ۵۴ عدہ = جماعت چند آدمی۔

۵۵۔ ورقۂ ہویت = کسی شخص کی شناخت نامہ شخصیت کا حال و تصدیق۔

جانکاس را بدقت[1] گوش می داد۔

در این وقت مثل آنکه جانکاس قبلاً دستور داده باشد که ماشین مرده زنده نمودن را در جلو بنائے آن محکمه نگاه داشته باشد ماشین را وارد محکمه نموده و در جلو صندلی که او در پیش قرار گرفته بود گذاردند۔

تماشاچیان با نظر تعجب آن ماشین نگریسته و حیرت ایشان بیشتر از این بود که چگونه ممکن است چنان ماشین کوچکے بزرگ ترین اعمالے را که بعقل بشر امکانش تصور نمی شود انجام دهد۔

جانکاس عقب ماشین مزبور رفته و چنانچه معمول او بود ورقه سفیدی را بدیوار آویخته و یکے از رشته هائے الاستیکی[2] را بزمین فرو برده و آن رشته دیگرا بدست یک از شاگردانش داده که در هوائے آزاد نگاه دارد و رشته را هم بدست زنگیالو داده گفت این را محکم بگیر۔

---

[1] بدقت۔ غور کے ساتھ۔

[2] الاستیکی۔ الاسٹک۔ لچک دار

زنکیا لو جانکاس را مخاطب ساخته باعجز[1] و التماسے گفت آقا
این سخنانے را کہ گفتید راجع بمن بود؟

جانکاس - بلے۔

زنکیا لو - این رشتہ را برائے چہ بگیرم؟

جانکاس - برائے آنکہ بمبا فرستے خواہی رفت کہ آن از ان
راضی خواہی بود۔

زنکیا لو - تا اندازہ[2] ئے بمقصود جانکاس بردہ باتشویش
خاطرے گفت من جان نثار شما ہستم۔ با مژگان چشم کف اطاقتان
را جاروب می کنم با دام العمر مثل زرخریدی در تحت اوامر[3] شما
خواہم بود مرا معاف کنید۔ بگذارید راہم را گرفتہ بشہر خودمان مراجعت
کنم اگر در اینجا پا گذارم قلمہایم[4] را خورد کنید۔

جانکاس تبسمے نمودہ و بے آنکہ دیگر سخنے گوید نزدیک زنکیا لو

---

[1] باعجز و التماسے: عاجزی اور خوشامد کے ساتھ

[2] تا اندازہ ئے: ایک حد تک - تھوڑا بہت

[3] اوامر: (جمع امر) احکام

[4] قلمہایم را خورد کنید: میری ٹانگیں توڑ ڈالنا۔ قلم پنڈلی کی ہڈی کو کہتے ہیں۔

شدہ بچشمان پف[۱] کردہ وچنان نظرتند و تیزی بود کہ در یک لمحہ آن بیچارہ مانند طفلے کہ در آغوش مادرش بخواب رود بحال اغما[۲] فرو رفتہ و دیگر صدا یش بلند نشد۔

پس جانکاس یکسر رشتہ ماشین را بدست زنگبارو محکم بستہ و خودش درعقب ماشین آمد و ماشین رابکار انداخت نالہ سوزناک ماشین بلند گردید۔ بتدریج رنگ وروے زنگبارو مانند رنگ ماہتاب می شد و بعضش حرکات منظمے راکہ داشت از دست می داد و پوست بدنش چروک[۳] می شد و موہائے صورتش سفید شدہ وآہستہ ازہم جدا می شدہ مانند خاکستر روے زمین ریختہ و بعد مانند گردے کہ بچشم ہم نمی آمد جزو ہوا می گشت۔

---

[۱] پف کردہ۔ پھونک ماری

[۲] اغما: بیہوشی۔ غش۔

[۳] چروک می شدہ (بدن کی کھال پر) جھریاں پڑتی جاتی تھیں۔ سکڑتی جاتی تھی۔

فلورنس[1] نیت انیگل

(انتخاب از دوستداران بشر جلد دوم)

اگر بنا باشد[2] اعظم عنوان دنیا را کہ خدماتے نسبت بنوع بشر نمودہ و آنہا را از زحمت و رنج نجات دادہ و بآسایش برخوردار[3] ساختہ اند بشماریم باید فلورنس نیت انیگل را یکے از آنہا شمردہ در جرگہ[4] آں جائی دہیم چرا کہ مشار الیہا در قرن[5] اخیر خدمات شایاں بعالم انسانیت نمودہ و در حقیقت تغیرے عظیم بحال آں افراد بشر کہ بزحمت مرض دوچار می شوند دادہ۔ پیش از آنکہ مشار الیہا بعملیات خود بپردازد نمی تواں گفت

---

[1] Florence Nightingale

[2] بنا باشد: شروع کیا جائے [3] برخوردار: فائدہ حاصل کرنے والا۔

[4] جرگہ: جرگہ: گروہ

[5] قرنِ آخر۔ آخری صدی یعنی انیسویں صدی۔

که حرفهٔ پرستاری[51] مرضا، در انگلستان یا سایر نقاط فرنگ نه وجود داشته و مرضای بیچاره در گوشه و کنار مریض خانه ها افتاده هیچ رعایت و مراقبت[52] دربارهٔ آنان ملحوظ نمی گشت و علاوه برآن هر فردی از افراد کمال خوف و وحشت را از دایگانی که بمزدوری گرفته می شدند، داشت و این دایه ها غالباً بیرحم و نادان و خمار[53] و بد اخلاق بودند و اگر گاهی از این صفات مذمومه عاری بودند بخرافات و موهومات گرفتار و به علوم و خیالات جدیده مخالفت تامه داشتند. بدی این دایگان باندازه رسید که یکی از محررین معروف انگلستان در یکی از تالیفات خود حالت یکی از آنها را مجسم ساخته و بکلمات فصیح و سهل انچه ممثل کرده که شیشه های شراب نزد خود نگاه داشته، در حالیکه سرش از نشهٔ شراب گرم می باشد، چندان توجهی بحال مریض نمی کند تا اینکه فلورنس نیتنگیل قدم بعرصهٔ فعالیت[54] نهاد و آن ترتیب سابق یکسره محو و معدوم گردید و نفرت و وحشت مردم از دایگان مرتفع گشت و واقعاً در تاریخ طب و مریض خانه ها دورهٔ جدیدی آغاز گردید.

---

۵۱ پرستاری: نگهداشت، خدمت

۵۲ مراقبت: دیکھ بھال

۵۳ خمار: شراب خوار

۵۴ عرصهٔ فعالیت: میدان عمل

از زمان باستان در تمام نقاط جهان معلوم بوده که پرستاری مرضا، شغل و کار زنان می باشد ولی از عدم تربیت نسوان و از توهم اینکه کارهای مزدوری منافی شان ایشان می باشد این عمل را بآنهائی محوّل[1] میداشتند که از شدت فقر و فاقه بدان اقدام[2] می کردند و لهذا وقت و وسیله نداشتند که بتحصیل تربیت پرداخته و خود شان را باجراء آن کار لایق و مستعد سازند و رسمی که حیاتیت انگل بدیگران میدهد این است که تحصیل و تدریس کامل بهمان اندازه که برای کار مردان لازم است از جهت اشتغال نسوان نیز ضرور می باشد، در ممالک متمدنه[3] هیچ جوانی بکارهای پرمسئولیت[4] مانند طبابت و وکالت دارالشرع و هندسی[5] و حتی باغبانی و چرخ سازی اقدام نمی کنند مگر سالهای سال در تحصیل علوم لازمه زحمت کشیده خود را جهت شغلی که منظور اوست مستعد ساخته باشد ولی در ازمنهٔ قدیمه زنها را عقیده براین بود که می توانند هر کاری خواه تعلیم و تدریس خواه دایگی یا هر چیز دیگر را بدون تحصیل و تعلیم اجرا ر

---

[1] محوّل - راجع - منحصر

[2] اقدام - پیش قدمی کرنا - اختیار کرنا

[3] متمدنہ - تمدن و تہذیب والے

[4] پرمسئولیت - ذمہ داری سے بھرے ہوئے

[5] ہندسی - انجینیری۔

دارند و تربیت و استعدادے جہت ایشان ضرور نخواہد بود.

مس فلورنس نیت اینگل کہ در ۱۸۲۰ء مطابق ۱۲۳۶ھ در شہر قشنگ[1] فلورنس از مملکت ایطالیا[2] متولد شدہ و باسم ہمان شہر موسوم گردیدہ بود دختر یکے از متمولین انگلستان بود وہمین کہ بعنفوان شباب رسید ہمہ نوع موجبات راحت و رفاہیت و لوازم عیش و عشرت جہت او مہیا بود ولے کلیہ آنہا را از نظر انداختہ وجود خود را بدین کار وقف نمود کہ چگونہ در وطن خود شغل دائمی را یکے از فنون معینہ بسازد و بدین طور خدمات لایقہ نسبت با فرد و نوع نماید حتی از زمان صباوت[3] نیز نسبت با ابنا جنس خود ہمدردی کردہ مرضا را عیادت و بفقرا مساعدت[4] نمودہ بآنہائیکہ در حال احتضار[5] بودند تسلیت[6] میداد، اگر کسے را صدمہ و آسیبے می رسید یا اگر در معادن زغال سنگ[7] حادثہ رخ دادہ کسے در آنجا مجروح و معیوب می شد اول کسے کہ بمعاونت ایشان می پرداخت مشارالیہا

---

۱ قشنگ: خوبصورت
۲ ایطالیا۔ اٹلی
۳ صباوت: بچپن
۴ مساعدت۔ مدد
۵ احتضار: نزع۔ قرب موت
۶ تسلیت۔ تسلی تسکین
۷ زغال سنگ: پتھر کا کوئلہ

بود قبل از آنکه بتواند ریاست[1] مریض‌خانه کوچکی را بعهدهٔ خود گیرد ده سال تمام بتحصیل علم دایگی پرداخت و تحصیلات خودش را فقط بوطن خویش منحصر نکرده از یک محل بمحل دیگر هجرت تقریباً یکسال در ادارهٔ دایگان که در (کیسرورت) از بلاد المان[2] تاسیس یافته بود گذرانید و فن دایگی را بطوری در المان تکمیل کرده بود که در سایر ممالک اروپا معلوم نبود، بعد از آن بهمین قبیل ادارات[3] در المان و فرانسه و ایطالیه ساخته بودند رفته ساعی بود تحصیلات خود را تکمیل نماید و معلوم است که اگر از خانوادهٔ ثروت و متمول نبود هر آئینه بحصول این مأمول[4] نایل[5] نگشته نمی‌توانست این همه مسافرت نماید. ولی همین مسئله بیشتر مایهٔ شرافت و افتخار او میگردد زیرا که فقرا وبی‌نوایان چندان قوه و وسعی ندارند که آنها را از خدمت بشر مانع گردد ولی اگر آدم متمولی از ثروت و راحت خود چشم پوشیده و جود خود را بخدمت نوع وقف نماید البته از دو جهت فداکاری[6] کرده یکی اینکه رنج و زحمت را به گنج و ثروت ترجیح داده و دیگر اینکه

---

۱ ریاست = افسری - سرداری

۲ المان جرمنی

۳ ادارات جمع اداره - محکمه

۴ مأمول - مقصد - امید

۵ نایل - کامیاب

۶ فداکاری - قربانی

در صراط[1] نوع[2] خواهی آمده است.

بعد از ده سال تحصیل بمریض خانهٔ که در لندن تاسیس یافته و از جملهٔ ادارات نفیسه بود رفت و لے ادارهٔ مزبوره از عدم انتظام و ترتیب اختلال یافته بود و مشار الیها چهار ده ماه در آنجا مانده امور داخلی و مالیه[3] و صحیه[4] آنجا را تنظیم و تنسیق داد و پایهٔ آنکار را براساس عالی نهاد، و لے در خلال[5] این احوال کاری شروع می شد که همیشه اسم وے بداں منسوب و از آں جهت مساعی خیریه اش همواره مشکور خواهد بود. در اوایل ۱۸۵۴ء جنگ[6] قرم رخ داد یعنی دولتین فرانسه و انگلیس بحمایت[7] عثمانی اقدام و بحرب روس قیام نمودند و فقط همیں که چند هفته از آغاز حرب گذشت در انگلستان خبر رسید که کتیبه آذوقه[8] و ماکولاتے[9] که بمیدان جنگ فرستاده بودند خراب و

---

[1] صراط: راستہ

[2] نوع خواہی: نوع انسان کی خیرخواہی۔

[3] مالیہ: مال و آمدنی کے متعلق

[4] صحیہ: حفظانِ صحت کے متعلق

[5] خلال: درمیان

[6] جنگ قرم: جنگ کریمیا

[7] حمایت عثمانی: سلطنت ترکی مدد

[8] آذوقہ: غذا

[9] ماکولات: کھانے کی چیزیں۔

ضایع و ترتیبات صحیحه طبیهٔ ایشاں یکسرہ مہمل می باشد۔ ہرج و مرج[1]
غریب رخ داد و اولیاء[2] را مور انگلیس در کمال حیرت و تاسف بودند۔
مثلاً گونیہاے در قوطی حلبی[3] براے عساکر می فرستادند ہمہ بطور سے
فاسد شدہ بودند کہ فقط اندک تفاوتے از زہر داشتند۔ ہمہ بطور سے
مملو از کفش و پوتین وارد می باشد اما ہمہ کفشہا فقط براے پاے
چپ بود۔ سایر ترتیبات نیز بہمیں نہج بود۔ یکے از ادبار انگلستان
کتابے موسوم بہ (تاریخ زمان خود ماں) نوشتہ و در آں می گوید۔
در بعضی موارد ذخایر طبیہ کہ براے مرضاے (اسکوتاری[4]) یا سقوطرہ
لازم بود در (وارنا[5]) ضایع می شد۔ یا در جہازاتے کہ در خلیج (بالاکلاوا[6])
بودند ماندہ فاسد میگردید۔ اگرچہ مامورین صحیحہ اشخاص غیور و کاروان
بودند و دولت انگلیس وجوہات[7] ذخائر و دوا و آلات

---

[1] ہرج و مرج۔ نقصان و تباہی

[2] اولیائے امور۔ ذمہ دار افسر

[3] قوطی حلبی۔ ٹین کا ڈبہ

[4] اسکوتاری۔ سقوطرہ۔ سلطنت ترکی کا ایک بندرگاہ

[5] وارنا (Varna) بلغاریہ کا ایک شہر ساحل بحر اسود پر

[6] بالاکلاوا (Valaclava) کریمیا کے جنوب غربی سمت میں ایک چھوٹا سا بندرگاہ ہے۔

[7] وجوہات۔ مصارف۔ اخراجات

را تماماً داده بودند ولے ذخایر مزبوره را نزد اطبائی آوردند ایشان
بیکار و معطل مانده کارے نمی کردند و از دیدن رنج و الم بیمارگانے
که به مرض مبتلا و بدون مداوا مانده بودند متالم و متأثر گشتند ولے
از معاونت ایشان عاجز بودند. نتیجه این حالت همین شد که چندین
هزار نفر از حیات عاری گردیده به سرای دیگر رفتند. سبب فوت
آنها نه همین جنگ و منازعه بلکه عدم رعایت حفظ الصحه و نبودن ماکولات
البسه و سوختمان درست و خرابی ترتیبات مریض خانه بود. یکے از
مورخین آن زمان این حقایق و تعداد را در باب تلفیات[۵۵] که در قوم
رخ داده این طور بیان می کند:- از تمام بیست هزار و ششصد و
پنجاه و هشت نفرے که تلف شدند فقط دو هزار و پانصد و نود و هشت
نفر در جنگ کشته شدند و هجده هزار و پنجاه و هشت نفر در مریض خانه
تلف گردیدند.

چندین فوج بالمره معدوم گشت یکے از آن افواج فقط هفت
نفرش باقی مانده بود که بوظایف[۵۶] خود مشغول می شدند و از فوج دیگر
فقط سی نفر باقی مانده بود. وقتیکه مرضا را در جهازات می گذاردند
که به مریض خانه ببرند این قدر از آنها تلف می شدند که موجب دهشت

---

[۵۵] تلفیات: جان کے نقصانات [۵۶] وظائف - فرائض

بود. در بعضی جهازات از چهار نفر یک نفر می‌مرد و این هم مسافرتی
بود که بیش از هفت روز طول نمی‌کشید و در بعضی مریض خانه‌ها شفا
و بهبودی بندرت[۱] دست میداد. در اولین چهار ماهی که محاصره
در کار بود با اندازهٔ مردم تلف شدند که اگر بهمین میزان می‌ماند در
مدتی کمتر از یک سال و نیم کلیه آن لشکر را محو و نابود می‌نمود وقتی
که این حقائق در انگلستان معلوم و مفهوم گردید تحسر[۲] و ننگ و خشم ملت
بلا اندازه بود و وزیر جنگ آن وقت به (مس فلورنس نیتنگیل)
مراجعه و خواهش نمود که دستهٔ از دایگان تربیت یافته با خود ببرده
برای پرستاری مرضا به میدان جنگ رهسپار شود.
مشارالیها فوراً خواهش او را اجابت کرد و محض اینکه کسی
نتواند در اقدامات[۳] او مداخله نماید و موجبات[۴] تعویق و تاخیر فراهم کند
احکام موکدهٔ صریحه از وزیر جنگ گرفت و بتاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۸۵۴ء
مطابق ۲۸ محرم سال ۱۲۷۱ھ مس نیتنگیل با چهل و دو نفر
زنان دیگر که همه دایگان تربیت یافته بودند. به قرم رهسپار
گردید و بتاریخ ۴ نوامبر ۱۸۵۴ (۱۲ صفر سال ۱۲۷۱ھ) وارد اسلامبول گردید.

---

۱ ندرت - نهایت کمی
۲ تحسر - حسرت
۳ اقدامات - کام - پیش قدمی
۴ موجبات - اسباب

چوں در ہمہ اوان میان متخاصمین جنگے شدید تر رخ دادہ بود۔ اولین کارے کہ مشار الیہا بایست بکند این بود کہ علاوہ بر دو ہزار و سی صد نفرے کہ در مریض خانہ بودند مجروحین آں حرب را نیز توجہ نماید مس نیت انیگل و دستہ ایکانش بخوبی از عہدۂ ایں وظیفہ برآمدند و درحالیکہ ثبات قدم را با وقار و لطف توام ساختہ بود ہرگونہ اختلالے کہ درآں اراد بود رفع نمودہ بجایش نظم و ترتیب اجرا نمود۔ مشار الیہا چناں زحمات فوق العادت راتحمل نمود کہ گاہے فراموش نمی شود، و مشہور بود کہ گاہے بیست و چہار ساعت تمام بزحمت گرفتار ماندہ مراقبت میکند کہ مجروحین را راحت سازد و ہرگونہ وسایلے راکہ جہت رفاہ آنہا ممکن بود فراہم نماید توجہ خود را نہ فقط بدیں معطوف میداشت کہ مرضا و مجروحین آسودہ شوند بلکہ موجباتے کہ معسکر[1] و مریض خانہ را تا آں درجہ مضر ساختہ بود مرتفع سازد۔ اندازۂ پرستاری او را ہمیں قدر میتواں تخمین[2] کرد کہ چند ماہ بعد از ورودش دہ ہزار نفر مریض تحت توجہ و مراقبت وے بودند و فقط دریک مریض خانہ صفوف بستر ہا طولش دو میل و نیم بود

[1] معسکر = لشکرگاہ

[2] تخمین = اندازہ

و فاصله میان هر لبترے دو فوت[۱] و شش انچ[۲] بود.

نفوذ[۳] و اقتدار شخص وی بر سربازان خیلے قوی بود همگی اورا اطاعت می کردند و همه میدانستند که مشار الیها از راحت و ثروت دست کشیده محض آسایش ایشان این تاعب[۴] و مشاق[۵] را بر خود پسندیده است. شکلِ ظریف و نحیف وے، چستی و چالاکی اعضا، ایش اطوار دل پسند مرغوبش و محبت ذاتی او در اثر اتنے مستحسن بر قلوب آنها نموده بود که به پرستاری ایشان می پرداخت مثلاً بعضی اوقات سربازی امتناع می کرد که عمل یدی[۶] که موجب درد و الم وے ضروری و لازم بود تن در دهد و آن وقت مشار الیها به تسلی او پرداخته چند جملهٔ تسلی آمیز بوے میگفت، و مشار الیه باکمال رضایت بدان ابتلا تن در میداد.

یکے از سربازان می گوید که قبل از اینکه مس نیت انیگل بیاید سربازان از فرط زحمت و درد همیشه یکدیگر را فحش و دشنام داده الفاظ قبیحه استعمال می کردند، ولے بعد از ورود او حالت ایشان

---

[۱] فوت - فٹ - پیمانه
[۲] انچ - اینچ
[۳] نفوذ - اثر
[۴] تاعب - سختیاں - تکالیف
[۵] مشاق - مشقتیں -
[۶] عمل یدی - آپریشن - جراحی -

بطور تغییر پذیرفت که گویا مریض خانه مثل کلیسا بود و ابداً حرف تلخے در آنجا استعمال نمی شد۔ دیگرے میگوید مشار الیها گاہے با یکے و بیش با دیگرے از ما صحبت میداشت و معلوم است که چون هزاران مرضا در آنجا بود نمی توانست با هر یک صحبت بدارد ولے فقط خود مان را بدین خوشنود می ساختیم که سایه او را که بر بستر ما می افتاد میبوسیم و همین که این کار می کردیم سر خود را بر بالش نهاده و مستریح بودیم.

در سنه ۱۸۸۵ ع مشار الیها به یک نوع تب که مشهور تب مریض خانه است مبتلا گردید ولے بجبر دے که توانست بازکارها سخت خود معاودت نمود و گاہے از اقدامات خود دست نکشید تا اینکه جنگ باختتام رسید و آخرین دسته سربازان انگلیس به وطن خود رهسپار گردیدند۔ وقتے که بانگلستان مراجعت نمود چنان پذیرائی شایانی از او نمودند که شاید در حق هیچ زنے ولو[1] از خانواده سلطنت باشد معمول نگشته و جمیع احزاب[2] و فرق[3] اختلافات خود را بیکسو نهاده در تعظیم و تکریم وے متفق گردیدند۔

علیا حضرت ویکتوریا ملکه انگلستان گردن بند[4] ممتازی به یادگار

---

۱ ولو۔ اگرچه
۲ احزاب۔ جمع حزب کی گروه
۳ فرق۔ جمع فرقه
۴ گردن بند۔ هار، گلوبند۔

کارہاے در جنگ قرم کردہ بود بہ مشار الیہا مرحمت فرمود و
سلطان عثمانی ہم دستبند[1] الماس قیمتی باو مکرمت فرمود و ملت انگلیس
دفتر خیریہ[2] بابقاے[3] اسم او باز نمودہ معادل[4] سی ہزار تومان[5] فراہم کردند
و برحسب خواہش او وجہ[6] مزبور را جہت تاسیس[7] و استقرار[8] مدارس
دایگان مصروف داشتند۔

از زمان حرب قرم تاکنون ہیچ حربے در اروپا رخ ندادہ مگر
اینکہ دایگان تربیت یافتہ را جہت پرستاری مرضا گماشتہ اند و
دہ سال بعد از آن زحماتے کہ مشار الیہا متحمل گشت دول اروپا
در ژنو مجلس بین المللی تشکیل و برخی قواعد و قوانین را جہت ترفیہ[9]
مرضا و مجروحین جنگ تعیین نمودند و برحسب این قواعد کلیہ

---

۱ دستبند۔ کڑا۔ چوڑی۔ پونچی۔
۲ دفتر خیریہ۔ نیک کام کے لئے چندہ جمع کرنے کا رجسٹر۔
۳ بابقاے اسم۔ نام باقی رکھنا ۴ معادل۔ برابر۔ مساوی
۵ تومان۔ ایران کا ایک سونے کا سکہ۔ تقریباً للعہ قیمت کا۔
۶ وجہ۔ آمدنی ۷ تاسیس۔ بنیاد رکھنا۔ قائم کرنا۔
۸ استقرار۔ مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔
۹ ترفیہ۔ رفاہ و بہبود۔ بھلائی۔

آلات نقالۂ مریض خانہ و بیمارستان نظامی[1] بایشان منسوب داشتہ وساکنین واجراسئے آنہا را از متخاصمین[2] مجزا[3] ساختہ اند. حالا در همہ عالم معلوم است کہ صلیب احمرے کہ او مقرر کردہ واقعۂ عشرتیہ است کہ توحش و بربریت جنگ را تخفیف می دہد۔

در غالب چندیں سالے کہ از آں جنگ تا فوت او گذشت مشار الیہا خیلے مزاجش مختل بود ولے کمتر کسے می توانست . مند. ادا ایں همہ کارہائے ذی قیمت بنماید. مشار الیہا چندیں فقرہ مخصوص حالت صحیۂ ہندوستان بہ حکومت آنجا تصویبات[4] مفیدہ دادہ و تجاربش در قرم اورا معتقد ساختہ بود کہ اگر ترتیبات تنبیہ بطور صحت ودرستی اجرا باید ممکن است تلفیات قشونی را نصف نمود. در این باب لوائح[5] مفیدہ بہ حکومت انگلیس تقدیم نمود و نظریات وے نہ تنہا بہ حالت صحیۂ قشون آثار مفیدہ بلکہ در چندیں نقطہ از بلاد ہندوستان نیز نتائج نافعہ داد. علاوہ بر ایں چندیں جلد کتب مفیدہ را در

---

[1] بیمارستان نظامی. شفاخانہ فوجی

[2] متخاصمین ۔ دشمن [3] مجزا ۔ الگ

[4] تصویبات ۔ نیک مشورے

[5] لوائح ۔ جمع لائحہ ۔ اصول و قوانین۔

ایں امر کہ تحقق بخود ساختہ بود تالیف نمود و یکے از آنہا در عالم خود ایں قدر اہمیت دارد کہ یکے از نویسندگان انگلیس میگوید ہیچ خانوادۂ بناید بدون آں باشد۔
گذشتہ ازیںہا از ہموارۂ در ہر جا کسے باصلاحات خانگی می پرداخت مشار الیہا مساعدت و معاونت مبذول داشتہ حتی المقدور از اعانت نوع فرو گذار نمی کرد۔ اولین و مہم ترین چیزے کہ مشار الیہا جہت مرضا، لازم شمردہ ہوائے صاف می باشد وبعد از آں نظافت را مقتضی دانستہ وپس نصائح مفیدہ در باب خواب وخوراک دادہ است۔ بلیو بہا مردم کہ اسم ویرا شنیدہ اند از نوع خواہی او منتفع گشتہ اند درضمن یکے از خطوط خود بہ کسے مخصوصاً نصائح او را خواستگار شدہ بود چنیں نوشتہ است:۔"اولین وصیت من بہ زنہائے کہ باید کار مخصوصی کنند ایں است کہ باید خود شاں را مانند مردان تربیت نمایند و گمان نکنند کہ بتوانند بطورے دیگر از عہدۂ آں کار برآیند، مثلاً ہیچ کس بناید بتدریس لغت یونانی پردازد مگر اینکہ تسلط تامہ[1] در آں زبان داشتہ باشد و ایں ہم از تحصیل و مطالعہ حاصل می گردد وثانیاً اگر باید کار مرداں را بنمایند گمان نکنند کہ چوں زن ہستند

---

[1] تسلط تامہ۔ پوری مہارت۔

از ایں رو باید امتیازے مخصوص در رعایتے فوق العادہ داشتہ باشند و لهذا امور خود را بے پروا و بدون وقت معمول بدانند، بایست قواعد کار را فراگیرند[۵۱] ہمچناں کہ مرداں می آموزند و آں وقت خداوند در تمام کار کمک می کند زیرا کہ گاہے شگفتہ مساعدت خود با آنہاے می بخشد کہ کار خود را بطورے لا ابالی[۵۲] و نا مکمل انجام دهند.

بارے ایں زن مرد صفت ہموارہ اوقات خود را بخدمت نوع خویش مصروف می داشت و دقیقۂ خاطر خود را از آں کار مفید و مشروع مقدس خالی و فارغ نگذاشت تا دو سال قبل ایں جہان فانی را وداع نمود۔ تمام جرائد انگلستان مقالات مفصلہ در تمجید و تحسین او نوشتہ اعمال نافعۂ ویرا شرح و بسط دادہ بودند۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

---

۵۱ فراگیرند۔ حاصل کریں۔ سیکھیں
۵۲ لا ابالی۔ بے پروائی۔

حاضر جوابی و بدیهہ گوئی

(انتخاب از بزم ایران مصنفہ آیۃ اللہ زادہ یزدی آقائے حاجی سید محمد رضا طباطبائی)

(۱) ملا لطف اللہ نیشاپوری مردے فاضل و شاعرے زبردست در بذلہ گوئی و انجمن آرائی ممتاز می زیست و معاصر با امیر تیمور گورگانی بود۔ یک روزے ہمراہی میرزا شاہ پسر امیر تیمور بطویلہ اسپہائے میرزا رفت درمیان اسپہا یکے از ہمہ ممتاز بود در رعنائی و رنگ و تناسب اعضا میرزا بہ ملا گفت در تعریف ایں اسپ چیزے بگو چند بیت بدیہۃً گفت میرزا بسیار خوش آمد و تعریف کرد جمعے از ندما کہ با ملا کدورت و حسد داشتند بہ میرزا گفتند کہ ایں اشعار بدیہہ نیست بلکہ پیش ازیں فکر کردہ است اگر راست میگوید در ہمیں قافیہ فی الحال بگوید ملا بدیہۃً گفت۔

از عدل تو تیہو دا ہی شہباز شکار	فیروزہ کان در صدف لعل نگار
در ہیبت تو بر پید از رعشۂ جنگ	تیزی ز سنان و زکمان پرِ خدنگ

میرزا از یاد از حد شگفته شد و او را بسیار تحسین نمود صله معقولی باو بخشید

(۲) امیر نظام الدین استرآبادی از جانب سلطان تکش که از بادشاهان ترک است فیروزه کوه و کبود جامه که مابین استرآباد و خوارزم است داشت و فتوحات فراوان از دست و بازوی او بعرصه ظهور آمد حساد او نزد شاه سعایت نمودند و کار را بجائے رسانیدند که شاه بر قتلش مصمم شد و جمعے را فرستاد که سر او را بریده نزد او آرند امیر نصیر الدین ملتفت شده مال زیادے صرف کرد تا آن جماعت را راضی نمود که او را زنده بحضور برند آن روز که بدار السلطنة وارد شدند شاه جشن بزرگے داشت چون چشم شاه براو افتاد خواست که موکلان را سیاست کند که چرا در تنفیذ حکم تاخیر کردند امیر نصیر الدین فی البدیهه این رباعی بعرض رسانید۔

سر خاک تو در چشم خرد می آرم   عذرت نه یکے نه دو که صد می آرم
سر خواسته بدست کس نتوان داد   می آیم و بر گردن خود می آرم

(۳) مهدی بیگ قزوینی از شعراے خوش طبع بذله سنج و لطیفه گو می بود و در عهد فتح علی شاه قاچار بود وقتے فتح علی شاه خلعتے فاخر باو داد و او آنرا در میخانه بهای باده فروخت شاه از استماع این معنی

آشفت و باو عتاب نمود وی فی البدیہہ در جواب گفت ؎
خلعت نوشدہ در بادۂ دیرینہ گرد   کہ بود بادۂ دیرینہ بہ از خلعتِ نو
شاہ خندید و خلعتے دیگر باو بخشید۔

(۴) بعد از آنکہ عبداللہ خان اوزبک خراسان را تاخت و تاز
نمود و آں بلاد را در تحت حکومت خود آورد در سیستان روزے
عبور ش بہ قبر رستم افتاد بطور شماتت این شعر را خواند ؎

سر از خاک بردار و ایران ببیں   بکام دلیران توران ببیں

گفت ندانم کہ رستم اگر قادر بر گفتن بود چہ می گفت یکے از وزرا
او کہ ایرانی نژاد بود گفت اگر ہر آئینہ نخشم نگیری جواب او خواہم گفت
گفت بگو گفت اگر قادر بر گفتن بودی گفت ؎

چو بیشہ تہی ماند از نرہ شیر   شغالاں بہ بیشہ در آیند دلیر

عبداللہ از شنیدن این شعر بسیار منفعل و شرمسار گردید

(۵) روزے شخصے چند دستہ گل نرگس بجہت شہاب الدین
غزنوی کہ از شعرائے معروف است آورد چنانکہ نزد او چند ناخوانی کرد
کہ در خصوص آں چیزے بگوید شہاب الدین بدیہۃً این رباعی گفت۔

شاخکی چند نرگس رعنا   گلکی چند تازہ و چیدہ
آں ہمہ دیدہ ہائے بے چہرہ   وین ہمہ چہرہ ہائے بے دیدہ

(۶) ملا شرف الدین از اهل قصبه بافق که از توابع کرمان است بوده از شعراے مجلسے معروف و به صفت کمالات مشهور وشاه طهماسپ صفوی با وے التفات می فرمود روزے در مجلس شاه باو گفتگو نمود بسبب گران گوشی ملتفت نشد چون او را ملتفت نمودند بدیهةً این قطعه را در معذرت انشاد نمود۔

از گرانی صدف نشد گوشم　　قول شه را که بود دُرِّ ثمین
جامی آن بود کز گرانی گوش　　پاے تا سر فرو روم بزمین

(۷) روزے فیلسوف دانا شیخ ابو علی سینا به مجلس ابو سعید ابو الخیر که از بزرگان اهلِ سلوک است در آمد درین صحبت بر زبان آن عارفِ کامل سخنے از طاعت و معصیت گذشت و از اشکال و حرمان اهلِ عصیان و عفو غفران خداوند حرفے بمیان آمد شیخ الرئیس این رباعی را انشاد نمود۔

ماییم بعفو تو تولا کرده　　وز طاعت و معصیت تبرا کرده
آنجا که عنایت تو باشد باشد　　ناکرده چو کرده کرده چون ناکرده

ابو سعید این رباعی را بدیهةً در جواب او گفت۔

اے نیک نکرده و بدیها کرده　　وانگاه بخلاص خود تمنا کرده
بر عفو مکن تکیه که هرگز نبود　　ناکرده چو کرده کرده چون ناکرده

(۸) روزے در ضمن مسامرہ[۱] و صحبت[۲] این بیت از زبان جہانگیر بر آمد۔

بلبل نیم کہ نعرہ کنم درد سر دہم　　پروانہ ام کہ سوزم و دم بر نیاورم

نور جہاں فی البدیہہ در جواب گفت۔

پروانہ من نیم کہ بیک شعلہ جاں دہم　　شمعم تمام سوزم و دم بر نیاورم

(۹) رشید الدین وطواط اصلش از بلخ است از شعرائے زبردست و سخن آفرین بودہ است و چوں خیلے حقیر الجثہ بود او را "وطواط" می گفتند کہ نام مرغ کوچکے است و در عہد النسز محمد خوارزم شاہ شہرت نمود و عمر زیادہ می کرد تا عہد سلطان تودۃ النسز بودہ است سلطان ہوس دیدار او نمود۔ رشید را در محفہ گذارد و بخدمت سلطان آوردند چوں چشمش بر سلطان افتاد بدیہۃً ایں رباعی بر خواند۔

جدت ورق زمانہ از ظلم بشست　　عدل پدرت شکستہا کرد درست

ای بر تو قبائے سلطنت آمدہ چست　　ہاں تا چہ کنی کہ نوبت دولت تست

(۱۰) جھنتی از شعرائے خوش است شبے در ہرات برف بارید شاہ قبل از اں خیال رفتن شکار داشت برف باری را مانع از مقصد دانست و متحیر بود در رفتن جھنتی بدیہۃً ایں رباعی را انشاد نمود و خواند

---

[۱] مسامرہ = آپس میں کہانیاں کہنا۔　　[۲] صحبت - باہم گفتگو کرنا۔

شاہا چو فلک اسپ سعادت زین کرد   از جملہ خسروان ترا تحسین کرد
تا در حرکت سمند زرین نعلت   بر گل ننہد پای زمین آئین کرد

شاہ را بسیار خوش آمد و اورا انعام زیادے بداد و بشکار رفت

(۱۱) بین سلاطین ایران و ہند گفتگو ہاے ادبی و علمی رد و بدل می شد چنانچہ شاہ عباس صفوی این رباعی را بطور تخریہ برای اکبر بادشاہ ہند فرستاد۔

زنگی بہ سپاہ و خیل و لشکر نازد   رومی بہ سنان و تیغ و خنجر نازد
اکبر بہ خزینۂ پُر از زر نازد   عباس بذوالفقار حیدر نازد

چون این شعر باکبر رسید از شعراے دربار خود جواب درخواست فیضی کہ از امرا و فضلا می شعرا بود بدیہۂ این رباعی را گفتہ بعرض رسانید۔

فردوس بہ سلسبیل و کوثر نازد   دریا بہ گہر فلک بہ اختر نازد
عباس بذوالفقار حیدر نازد   کونین بذات پاک اکبر نازد

اکبر بجد از این جواب خوش وقت شد و در ہمان مجلس منصب ہفت ہزاری کہ از مناصب بسیار بزرگ ہندوستان بود با خلعت زیاد بہ فیضی داد و جواب را بایران فرستاد۔

(۱۲) رکن صائن از شعراے فاضل عہد امیر تیمور گورگانی بود

کارے خلاف طبیعت پادشاہ ازو سرزد۔ شاہ امر کرد کہ زنجیرش نمایند و درہماں قلعہ کہ منزل امیر تیمور بود حبس کنند۔ روزے نظر شاہ بہ صائن افتاد او ہماں حالت حبس و زنجیر بنای عجز و زاری گذاشت شاہ گفت چیزے بگو صائن بدیہۃً خواند۔

در حضرت شاہ چوں قوی شد رایم — گفتم کہ رکاب را زر فرمایم
آہن چو شنید ایں سخن از دہنم — در تاب فتاد و حلقہ زد بر پایم

امیر تیمور را خوش آمد و او را خلعت دادہ رہا ساخت۔

(۱۲۳) سلمان ساوجی از شعرائے مشہور زبردست و مداح و از مقربین درگاہ امیر حسن اتابک آذربائیجان است و سبب تقرب او ایں شد کہ روزے اتابک با جمعی از خواص بشکار رفت سلمان ہم خود را بشکارگاہ رساند تا بخدمت اتابک رسد جمعے از خواص کہ او را دیدند تعریف زیادے از او نزد اتابک نمودند او را طلبید چوں حاضر شد اتابک مشغول تیراندازی بود بایں کیفیت کہ موقعے را نشان قرار دادہ و تیر بہ آں جانب می انداخت و جوانے "سعادت" نام کہ خیلے تشکیل و زیبا بود و دویدہ تیرہا را می کند و می آورد اتابک پیشش کہ بہ سلمان افتاد گفت چیزے مناسب ایں موقع بگو سلمان بدیہۃً گفت۔

چو رفتار چاچی کماں رفت شاہ — تو گفتی کہ در برج قوس است ماہ
دو زاغ و کماں با عقاب سپہر — بدیدم بیک گوشہ آورد و سر
نہادند سر بر سر دوش شاہ — ندانم چہ گفتند در گوش شاہ
چو از شست بکشاد خسرو گرہ — برآمد ز ہر گوشہ آوازہ زہ
شہا تیر در بند تدبیر تست — سعادت دواں از پے تیر تست

امیر را خوش آمد و آو را از مقربان خویش گردانید۔

(۱۴) روزے در مجلس جمعے از فضلا سلمان ساوجی و سراج قزوینی کہ ہر دو از شعرائے ممتاز بودند در آمدند حاضرین برائے گذرانیدن وقت و طبع آزمائی ایں دو شاعر از آنہا خواہش کردند کہ یک بیت را موضوع قرار دہند و بر دو شق او بدیہہ گویند۔ ایں مصرع را موضوع قرار دادند کہ :- اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست
سلمان بدیہۃً گفت۔

اے آب روان سرو برآوردۂ تست — اے سروِ چمان چمن سراپردۂ تست
اے غنچۂ نو عروس باغ پروردۂ تست — اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

سراج بدیہۃً ایں رباعی را گفت

اے ابر بہار خار پروردۂ تست — اے خار درون غنچہ خون خوردۂ تست
گل نیز خوش و لالہ مست و نرگس مخمور — اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

(۱۵) "امیر شاهی" سبزواری از فضلای شعرا است و از مصاحبین و ندمای خاص بایسنقر که از پادشاهان ترک بود و شاه او را بسیار احترام می نمود روزے بمجلس شاه در آمد چون نشست یکے از امیرزادگان بے کمال آمد و بزد خود را مقدم و بالا دست امیر شاهی جاے نمود. این حرکت بر شاه ناگوار آمد به امیر شاهی توجه نمود و گفت در این خصوص چیزے بگو. امیر شاهی بدیهتًا این قطعه را انشاد نمود.

شاها مدار چرخ فلک در هزار سال	چون من یگانه نه نماید بصد هنر
گر زیر دست هر کس ناکس نشسته ایم	اینجا لطیفه ایست بدانیم این قدر
بحر است مجلس تو و در بحر بی خلاف	گوهر بزیر باشد و خاشاک بر زبر

حصهٔ نظم

الحمد لله الحمد لله

سے دو کہ طی شد دوران جانکاه آسوده شد ملک الملک لله
شد شاهِ نو را[۱] اقبال همراه کوس شهی کوفت بر رغم بدخواه
شد صبح طالع طی شد شبانگاه الحمد لله الحمد لله
یک چند ما را غم رهنمون شد جان بارِ غم گشت دل غرق خون شد
نام وطن را رخ نیلگون شد وامروز دشمن خوار و زبون شد
زین جنبش سخت زین فتح ناگاه الحمد لله الحمد لله
چندے ز بیداد فرسوده گشتیم با خاک و با خون آلوده گشتیم
زین پس ز منعم بیهوده گشتیم وامروز دیگر آسوده گشتیم

---

[۱] شاهِ نو یعنی احمد علی شاه جانشین محمد علی شاه

از ظلم ظالم | وز کید بدخواه | الحمدلله | الحمدلله
آنانکه ما را | گشتند و بستند | قلبِ وطن را | از کینه خستند
از بهر شادی | پیمان شکستند | از چنگِ ملت | آخر بجستند
از حضرت شیخ[۵۱] | تا حضرت شاه | الحمدلله | الحمدلله
آنانکه با جور | منصوب گشتند | در معدهٔ ملک | کروب[۵۲] گشتند
آخر به ملت | مغضوب گشتند | از ساحت ملک | جاروب گشتند
پیرانِ جاهل | شیخانِ گمراه | الحمدلله | الحمدلله
چون کردخدا دید | جورشان را | از جا برانگیخت | ستارخان[۵۳] را
سدِ ستم ساخت | آن مرزبان را | تا کرد رنگین | تیغ و سنان را
از خون دشمن | وز مغز بدخواه | الحمدلله | الحمدلله
پس مستبدین[۵۴] | لختی جهیدند | گفتند لختی | لختی شنیدند
ناگه ز هر سو | شیران رسیدند | آن روبهان باز | دم درکشیدند
شد طعمهٔ شیر | مکار روباه | الحمدلله | الحمدلله

---

۵۱ شیخ سے مراد ہے شیخ فضل اللہ نوری اور شاہ سے محمد علی شاہ - یہ دونوں شخصی سلطنت کے حامی اور پارلیمنٹ کے مخالف تھے۔

۵۲ ستارخان - تبریز کا ہیرو

۵۳ کروب یعنی با کروب (صراح صفحہ ۶۷) یعنی ریزہ ریزہ - پارہ پارہ۔

۵۴ مستبدین شخصی سلطنت کے حامی ۵۵ جہیدن - اچھلنا - کودنا۔

اقبال شاہ یار	با اختیاری	گیلانیان را	حق کرد یاری
جیش عدو شد	یکسر فراری	در کنج غم گشت	دشمن حصاری
شد کار ملت	بر طرز دلخواہ	الحمد للہ	الحمد للہ
یکسو سپہدار[1]	شد فتنہ را سد	یکسو یورش برد	سردار اسعد[2]
ضرغام پردل	آمد ز یک جا	برکت گرفتند	تیغ ہند[3]
بستند بر خصم	از ہر طرف راہ	الحمد للہ	الحمد للہ

عید نوروز

(۱)

عید نوروز است ہر روزے بما نوروز باد — شامِ ایران روز باد
پنجمیں سالِ حیاتِ ما بما فیروز باد — روزِ ما بہروز باد
برقِ تیغِ ما جہان پرداز و دشمن سوز باد — جیشِ ما کین توز باد
سالِ استقلالِ ما را باد آغازِ بہار — با نسیمِ [illegible]

---

۱ سپہدار۔ سپہ سالار افواج رشت۔

۲ سردار اسعد اور ضرغام السلطنۃ دونوں قومی فتح جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کے خاص ہیرو تھے

۳ تیغ ہند۔ ہندی تلوار۔ ہندوستان کی تلوار مشہور ہے۔

(۲)

یاد باد آن نوبهار رفته و آن پژمرده باغ
و آن خزان تیز چنگ
و آن همه محنت که بر بلبل رسید از جور زاغ
در ره ناموس و ننگ
و آن ز خون نوجوانان بر کران باغ و راغ
لاله‌های رنگ رنگ
و آن ز فای راد مردان در کنار جویبار
سروهای خاکسار

(۳)

یاد باد آن باغبان کز کینه آتش در فگند
در فضای این چمن
و آن نسیم مهرگانی کاندر او از بیخ کند
لاله و سرو و چمن
آن یکی بر بهر زه کرد انبار رنج سخت بند
گلبنان ممتحن
و آن دگر بر خیره کرد آوینه چوب خشک دار
میوه‌های خوشگوار

(۴)

بر کران گلشن تبریز آتش در گرفت
از نسیم جور شاه
کشت از آن که ناگه اندران کشور گرفت
خون مسکینان تباه
چون ز مردی و دلیری ره بر آن لشکر گرفت
لشکر مشروطه خواه
لشکر همسایه ناگه سر بر آورد از کنار
با هزاران گیر و دار

(۵)

کای منم افسرده پا اندر ره صلح و داد
نیست از من خوف بیم

آمد ستم تا به بنیادم ره به آشوب و فساد — به طریق مستقیم
الله الله زان تطاول الله الله زان عناد — اے خداوند کریم
این چه جور است عداوت این چه بغض است و نقاد — [illegible]

(۶)

غافل از این کاسمان هر روز بازیها کند — بر خلاف رای مرد
ملت بیدار دل گردن فرازیها کند — روز پیکار نبرد
کردگار دادگستر کارسازیها کند — بر مرام اهل درد
تا که اهل درد را گردد زمانه سازگار — چرخ با هم وبخت یار

(۷)

اینک اینک سال نو شد آفرین بر سال نو — هم بر اقبال نو
سال نو هر دم زند بر ملک ایران فال نو — دل کشد آمال نو
ماضی ما کهنه شد بنگر در استقبال نو — فرقهٔ استقلال نو
فرقهٔ استقلال نو باشد در استقبال کار — [illegible]

(۸)

منت ایزد را که قوم خفته را بیدار کرد — [illegible]
خیره گرگان را ز مصر مملکت آواره کرد — آن عزیز ذوانتقام
اینک اینک نوبت کار است با پیکار کرد — [illegible]

تا کہ مقصودے بدست آریم بعد از انتظار
برخلافِ ہمجوار[1]

(ملک الشعراء بہار مشہدی)

مبارک است

(۱)

این روز نامہ بر ہمہ ایران مبارک است
بر اہلِ دشت و مردم دہقان مبارک است
بر زارعِ گرسنہ و عریان مبارک است
اقبال از برای فقیران مبارک است

(۲)

فرخندہ باد سالِ چہ اصناف خون جگر
فرخندہ باد سالِ فقیرانِ رنجبر
فرخندہ باد سالِ غریبان دربدر
بر ساکنانِ گوشۂ زندان مبارک است

(۳)

رستیم از کمند مظالم ہزار شکر
جستیم از تعدّی ظالم ہزار شکر
گشتند جاہلان ہمہ عالم ہزار شکر
مشروطہ از برائے مسلمان مبارک است

(۴)

ساقی بریز شربتِ شیرین بجامِ ما
مطرب بگو بلبل تبارک بنامِ ما
بلبل بخوان کہ گشت مبارک غلامِ ما
با این غلام سیر خیابان مبارک است

---

[1] ہمجوار - ہمسایہ

(۵)

من بعد دختران همه صاحب هنر شوند — در مکتب علوم همه بهره‌ور شوند
اندر حقوق علم شریک پسر شوند — این اشتراک عالم نسوان مبارک است

(۶)

جاری شد آبهای عدالت ز چشمه‌سار — دیگر نمی‌دهند به ظالمان نشست
آورده شاه تازه ز امریک مستشار — این مستشار تازه به تهران مبارک است
امریکه مستشیر

(۷)

از یک طرف گرسنه فقیران لات و لوت — محتاج روز و شب همه بر قوت لایموت
اطفالشان برهنه و لاغر چو عنکبوت — آن اشک شور و آن دل بریان مبارک است

(۸)

ایران بود همیشه ز ایرانی ای نسیم — آید ز غیب غیرت ربانی ای نسیم
هر چند خوار گشته مسلمانی ای نسیم — یا بو ظهور حجت امکان مبارک است
(آقای سید اشرف الدین نسیم)

لاهوتی

واحسرتا که بهم خورد اتفاق ملت
بر خورد داد دین را تعیش و نفاق ملت

مبعوث شد با مت پیغمبر نکو نام — تعلیم کرد بر خلق احکام شرع اسلام
یک دین و یک خدا را بر خلق کرد اعلام — تا بر نفاق ذابر گردد وفاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

آفاق را گرفتند اصحاب بهتر مینه — تا مصر و الجزائر رفتند تا مدینه
انوار علم توحید رخشید شان سینه — در زیر ربع مسکون از طمطراق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

اصحاب جمله بودند خدمت گذار اسلام — شاهان شدند پیش خاضع از اقتدار اسلام
انصاف راستی بود و عهده شعار اسلام — تا عرش متصل شد طاق و رواق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

کردند جان فشانان اسلام را اداره — بودند هم [illegible] با لا هی هر [illegible]
اسلام را نمودند امروز پاره پاره — اقسام مختلف شد اکنون مذاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

واحسرتا که اصحاب تبدیل شد به اشیاد — مهر و وفا و الفت [illegible] بر باد
قرآن و درس توحید یکبار رفته از یاد — شرع شریف شد محو از افتراق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

بهر ملا اصل امروز گشتند دست بسته — هر یک گرفته قفل شرع شریف بسته
جمعی چو گرگ خونخوار اندر کمین نشسته — تا کی زنند بر هم نطق[1] و نطاق ملت

---

[1] نطق و نطاق سے مراد ہے لباس تجمل

داد از نفاقِ ملت داد از نفاق ملت

دانی کہ کرد خدمت از بہر دینِ احمدؐ — دانی کہ بود در عشق بر عاشقان سرمد
مظلوم کربلا بود نوبادۂ محمدؐ — بنمود جانِ خود را بذل بہ دین ملت

داد از نفاقِ ملت داد از نفاق ملت

از بہر حفظ اسلام در راہ عشق سر داد — ہم نازنین برادر ہم مہ جبیں پسر داد
پیغمبر مکرم از قتل او خبر داد — فرمود ابتدای ما اندر نفاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

اشرف تو پیروی کن از سرور شہیداں — ورنہ ز لفظ مسلم کے میشوی مسلماں
بنگر چگونہ با شوق سر دادہ شاہ شاہاں — تا بنگریم امروز اشتیاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

از قلم سید اشرف الدین شتی نسیم

نصیحت

اے اشرف بیچارہ در فکر اطاعت شو — عمرت ز چہل بگذشت مشغول عبادت شو
در مدرسہ از آخوند جویائے ہدایت شو — اے خانہ خراب اکنوں دور از ذلت شو
خواہی نشوی رسوا ہم رنگ جماعت شو

سلہ محاق. چاند کا گھٹنا. ہر مہینہ کی آخری تاریک راتیں جن میں چاند نظر نہیں آتا۔

آیا تو نه فهمیدی طرزان عرفا دارد — صدر الفصحا دارد و تاج الشعرا دارد
دزدان دغل پیشه گرگان دغا دارد — ای خانه خراب اینجا آماده ذلت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

اشعار لطیف را طفلان همه میدانند — در مدرسه و خنزیر با هلهله می خوانند
زین هفته با آن هفته در فکر تو می مانند — تعطیل مکن هرگز با رحم و مروت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

یا هو تو که درویشی در میکده بیرق زن — حق گوی تو ای امروز فریاد انا الحق زن
هان بوی بهشت آمد از سبزه معلق زن — در صحن چمن چندی آسوده و راحت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

این شعر نوشتن چیست ای شاعر دیوانه — برخیز بیا با یک شب تو به میخانه
در جام می وحدت بین لذت شاهانه — طبل ملکوتی زن مست از می وحدت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

هر چند که شعر تو چون میوه تر باشد — مضمون عبارت چون شهد و شکر باشد
این شیوه سخن گفتن دارای خطر باشد — وندان بجگر بگذار غرق غم و محنت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

آیا تو نمی بینی ارباب جسر اندرا — [illegible]
در زلزله افگندی ارکان عقائد را — [illegible]

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

تا چشم حسودان کور از طرز کلام تو | جان عرفا چون مرغ افتاده به دام تو
روح شعرا دارد فخر به زمام تو | غواص معانی باش دریای بلاغت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

ما عطر فشان برکف از صلح نهاده ایم | امید ترقی هم زین روزنه داریم
در صحن بهارستان کالا و کلا داریم | با خاطر جمع امروز مشغول کتابت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

از باد بهاری باز گلزار شده خوشبو | آمد بسوی گلشن با ناله چون آهو
مرغان چمن گویند یکجا که یا من هو | با نغمهٔ روحانی عازم سوی جنت شو

خواهی نشوی رسوا همرنگ جماعت شو

(آقای سید اشرف الدین رشتی نسیم)

اقرار و انکار

همیشه مسلک ما پیروی خدا باشد | بپای دین خدا جان ما فدا باشد
تمام تابع شرع رسول حضرت ربیم | تمام پیرو ایمان آل اطهاریم

خدا گواست که [illegible] و صنع می‌گویند
[illegible] حق سخن [illegible] گویند

میانه دو برادر نفاق و کینه ز چیست   حدیث بصره و بغداد و در مدینه ز چیست
برای مذهب خود می کنیم جانبازی   شویم شهرهٔ آفاق در سرافرازی
خدا گواست تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بی فروغ می گویند
کتاب و قبله و دین خدا یکیست یکی   برادران وطن دین ما یکیست یکی
مقلد علمائیم جملگی والله   رساله و رسائل ما است روز و شب تا الله
خدا گواست تمامی دروغ می گویند
بحق حق سخن بی فروغ می گویند
شد از حساب معین بهر صدهٔ امکان   بود نفوس مسلمان چهار صد میلیان
تمام متحدیم و تمام یک رنگیم   مسلمیم همه حاضر از پی جنگیم
خدا گواست تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بی فروغ می گویند
نمی کنیم ز حق انحراف یک کلمه   تمام عاشق ملتیم و دشمن ظلمه
زمام ماست تمامی بدست مجتهدین   نشسته ایم تمامی به بیت مجتهدین
خدا گواست تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بی فروغ می گویند
بروز جنگ ز شمشیر زبان نمی ترسیم   ز توپ و ضربت و از آب و باران نمی ترسیم

هوای روضهٔ باغ جنان بوده ما را   چه ترس و خوف ز تب زوال بوده ما را

خدا گواه است تمامی دروغ بگویند

بحق حق سخن بی فروغ می گویند

تبارک الله از این مجلس بهارستان   که شد ز غول و دو دیو از نگارستان

زنیم پر در مجلس برای مشروطه   کنیم جان و تن خود فدای مشروطه

خدا گواه است تمامی دروغ بگویند

بحق حق سخن بی فروغ می گویند

(از سید اشرف الدین رشتی)

مبارک بادا

هرچند بسیار زحمت کشیدیم   حرف بد و خوب هرجا شنیدیم

از بهر مجلس هر سو دویدیم   آخر رسیدیم امروز در عید

جشن تو با این مجلس مبارک

امروز طهران رشک جهان شد   در اتحاد باغ جنان شد

گلبانگ شادی [illegible]   [illegible]

[illegible] این مجلس مبارک

این دفعه مجلس [illegible] تغییر کرده   [illegible]

خوابی که دیدیم تا شد میسر کرده — آن خواب را شیخ تعبیر کرده[۱]

بر اهل عرفان مجلس مبارک

خالی گرفتم در نیمه ماه — از حال مجلس با شاه جمجاه

این شعر حافظ آمد بناگاه — عیشم مدام است از لعل دلخواه

گفتم غزلخوان مجلس مبارک

ای اهل ایران شادی نمائید — خود را به مجلس عادی نمائید

شرع خدا را هادی نمائید — فی الفور قطع وادی نمائید

بر جمع حیران مجلس مبارک

در کار ملت ضامن وکیل است — این مملکت را آمن وکیل است

هفتم وزیر است ثامن وکیل است — بر کرسی عدل ساکن وکیل است

هان ای وکیلان مجلس مبارک

سررشته ما گر نیست معلوم — گردد ز مجلس این دفعه مفهوم

بازیچه زنگ با رومی روم — ایران مظلوم سلطان معصوم

بر اهل وجدان مجلس مبارک

خورشید اقبال رخشنده بادا — شیر ترقی غرنده بادا!!!

نور تجدد تابنده بادا — شاه جوان بخت پاینده بادا

مشروطه خواهان مجلس مبارک

باران آمده

فیض حق شامل بحال خلق ایران آمده — [illegible]
موقع عیش و نشاط و میگساران آمده — [illegible]
[illegible] رخشان همچو مروارید غلطان آمده — [illegible]
خاک در جنبش ز تأثیر بهاران آمده — [illegible]
[illegible] از [illegible] در رشت [illegible] — [illegible]
[illegible] گیلان غرق آب [illegible] آمده — [illegible]
جمله دلها مطمئن شد رحمت [illegible] — [illegible]
در صفا [illegible] گندم از هر سو فراوان آمده — [illegible]
چشم نرگس همچو طفلان [illegible] — [illegible]
دایهٔ باد صبا [illegible] جنبان آمده — [illegible]
آمده باران [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
چون تنزل کرده گندم [illegible] — [illegible]
این لطافت این طراوت این هوا [illegible] — [illegible]

اے قلندر همتی کن وقت قلیان آمده ‏ ‏ ‏ ‏ چونکه باران آمده

تبریک عید

(آقاے سید اشرف الدین رشتی نسیم)

رسید عید و جهان را فزود حسن جمال ‏ ‏ ‏ ‏ زهے مبارک ماه و زهے مبارک سال
بهار آمد و بوے بهار می آید ‏ ‏ ‏ ‏ نسیم از طرف لاله زار می آید
بکوه و دشت عیان لاله هاے احمر شد ‏ ‏ ‏ ‏ دمید صور سرافیل روز محشر شد
از این نسیم بهاری طیور زنده شدند ‏ ‏ ‏ ‏ درختها همه از نفخ صور زنده شدند
ز ابرهای گهربار و از نسیم بهار ‏ ‏ ‏ ‏ جمیع باغ و چمن گشت پر ز نقش و نگار
بروے لاله نشسته است ژاله چون الماس ‏ ‏ ‏ ‏ ز مغز معارف دماغ ما شده خوش حواس
در این بهار بجاست لذا همی گوییم ‏ ‏ ‏ ‏ ز صدق بر همه تبریک عید می گوییم
ابا فلک زده ایرانیان سلام علیک ‏ ‏ ‏ ‏ همین سلاله[۵۳] ساسانیان[۵۴] سلام علیک
سلام من بشما اے برادران عزیز ‏ ‏ ‏ ‏ مخدرات[۵۵] جگرخسته خواهران عزیز
سلام من بکسانے که شعر می دانند ‏ ‏ ‏ ‏ به اشتیاق نسیم شمال می خوانند
امیدوارم شما هم همیشه خوش باشید ‏ ‏ ‏ ‏ نه اینکه در کف اغیار دستخوش باشید

---

۵۳ سلاله۔ نسل۔ اولاد

۵۴ ساسانیان ایران کا شاہی خاندان

۵۵ مخدرات۔ عورتیں۔

سلام من برخ جمله ملت طهران — ز عید مژده که دیگر تمام شد بحران[۵۱]

اساس و عشرت اقبال تو مبارک باد — بمرد و زن قدم سال نو مبارک باد

سوال کرد ز من یک نفر ز اهل کمال — که چیست معنی تحویل اول هر سال

جواب گفتمش از قول فیلسوف نجم — که مانده در عجم این عید یادگار ز جم

ز برج حوت به برج حمل چو شد خورشید — نشسته بود به اورنگ خسروی جمشید

مقابلش قدحی بود از طلای[۵۲] مذاب — در آن قدح دو سه دانه گلی فکنده بود در آب

در آن دقیقه که تحویل سال شد آگاه — چو دید دانه‌ی سرخ از قدح به دامن شاه

ز حوت[۵۳] این حرکت چونکه شاه ایران دید — شکفت عارض رخشان او چو گل خندید

یقین نمود که آن روز روز تحویل است — زمان شادی و عیش و نشاط و تجلیل است

نمود حکم همانجا نقاره خانه زدند — سرود عید مبارک بصد ترانه زدند

به بخت طالع جمشید مرد و زن آمدند — تمام جشن گرفتند و عید شد [illegible]

چو این فسانه ز جم یادگار باقی ماند — [illegible] عید در این روزگار باقی ماند

بزرگوار خدایا بحرمت ابرار — بحق [illegible]

بحق حضرت پیغمبران اهل ولا — [illegible]

---

۵۱ بحران . [illegible]

۵۲ [illegible]

۵۳ [illegible]

توحفظ کس ز بلا جملہ اہل ایران را
خصوص ملت پاک نجیب طہران را

ہمان خوش است ز اخلاص عزم راہ کنیم
دعا ز صدق و ارادت بجان شاہ کنیم

ہمیشہ تا بجہان عید بر قرار بود
ہمیشہ تا طرب انگیز نو بہار بود

بہ تخت باقی و پاینده باد احمد شاه
بعیش نوش طرب زنده باد احمد شاه

ثنا ہمیشہ ثنا گو شرف الدین است
بر آستانِ تو تبریک عید من این است

دا آقای سید اشرف الدین رشتی نسیم